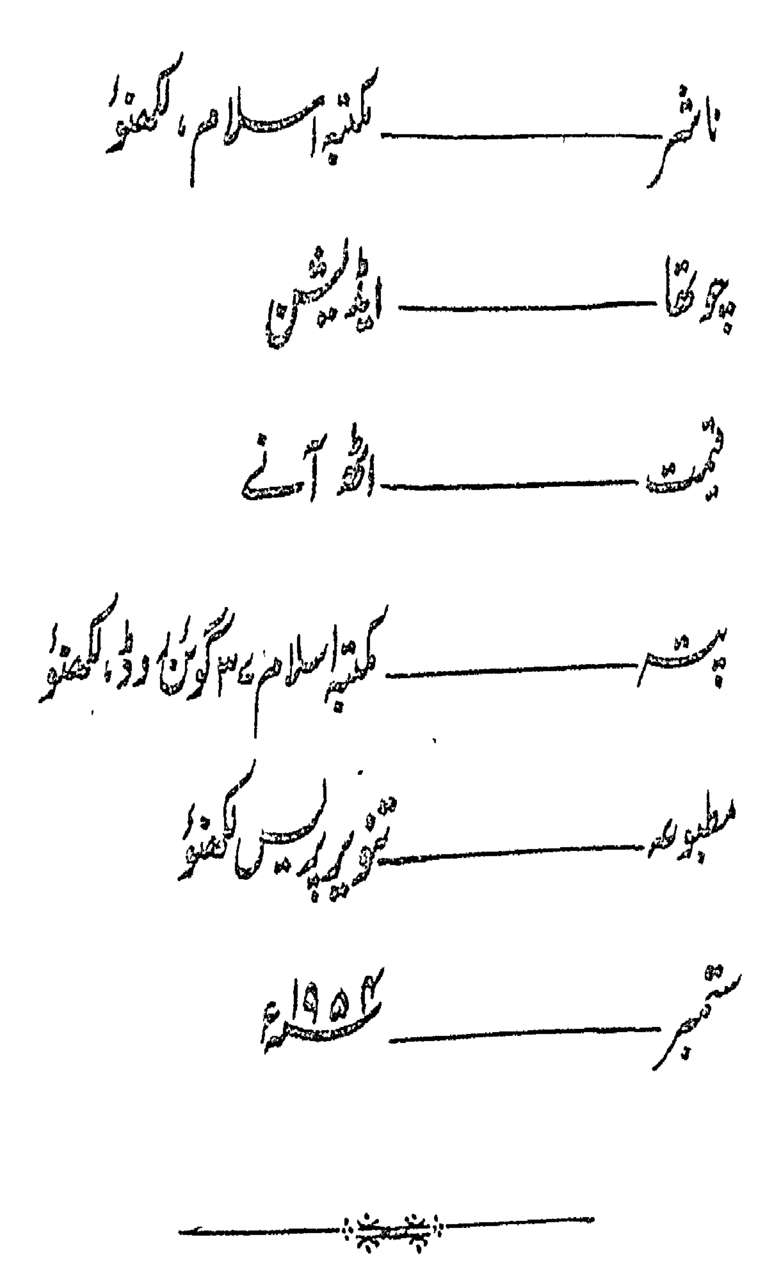


ناشر —— مکتبہ اسلام، لکھنؤ

چوتھا —— ایڈیشن

قیمت —— آٹھ آنے

پتہ —— مکتبہ اسلام ۳۷ گوئن روڈ، لکھنؤ

مطبوعہ —— تنویر پریس لکھنؤ

ستمبر —— ۱۹۵۴ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللھم اعطنی افضل ما تعطی عبادک الصالحین

مقدمہ

مدت سے یہ خیال تھا کہ کوئی ایسی کتاب لکھوں جس سے دلچسپی بھی ہو اور نصیحت بھی، مگر اب تک یہ خیال پورا نہیں ہوا۔ دنیا کے جھگڑے کچھ ایسے درپیش رہے کہ موقع نہ ملا، اس وقت بیٹھے بیٹھے یہ خیال پیدا ہوا کہ بیکار زندگی کاٹنے سے کیا حاصل، کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی چاہیئے، کئی روز اسی الجھاؤ میں دل رہا کہ اگر لڑکیوں کو اپنے پاس رکھتی ہوں اور کچھ سکھاتی ہوں تو دل اس قابل نہیں، اور دماغ بھی ایسا نہیں رہا، یہ بار کس طرح سے اٹھا سکتی ہوں۔ اختلاج نے بالکل بیکار کر دیا ہے، خالی بیٹھنے سے وحشت گھیرتی ہے، اگر کچھ دیر لڑکیوں میں اور گھر کے جھگڑوں میں طبیعت بہلی بھی تو کیا، کسی کو کچھ فائدہ پہونچا نہیں، پھر یہ آنکھ، زبان ہاتھ، پاؤں، دل و دماغ جو خدا نے اپنی خاص عنایت و مہربانی سے عطا کیے ہیں بے فیض رہ جائیں، افسوس ہے پھر افسوس ہے کچھ تو ان سے

فائدہ پہونچے، آخرکار یہ بات خیال میں آئی کہ اگلا خیال پورا کرنا چاہئے یہی بہتر ہے اور عمدہ مشغلہ ہوگا، اس سے انشاء اللہ دوسروں کو فائدہ پہونچے گا۔ لیکن اس کے لئے زورِ قلم بھی چاہئے، اب نہ وہ دل ہے اور نہ دماغ اور عقل بھی ویسی نہیں رہی، اور کچھ قابلیت بھی نہیں صرف ہمّت کرکے خدا کے بھروسہ پر اُٹھ بیٹھی اور قلم دوات ہاتھ میں لے کر لکھنا شروع کیا یہ کہہ کرے

سہارے پر تری امداد کے بیڑا اُٹھایا ہے
فلک کا بوجھ اُٹھانے پر تلی ہوں ناتواں ہوکر

خدا سے دعا ہے کہ وہ خاطر خواہ میری خواہش پوری کرے اور اس سے لوگوں کو فائدہ عام پہونچائے، اور یہی کتاب مثل اُستانی کے تمام لڑکیوں کو تعلیم دے۔ اسی غرض سے میں نے ایک اور بھی کتاب لکھی ہے تاکہ انتظام خانہ داری کے ساتھ ساتھ لڑکیوں کو کھانے پکانے کے طریقے معلوم ہوں تاکہ وہ کسی کی محتاج نہ ہوں اور کفایت شعاری کے ساتھ کھانے پینے کا مزا اُٹھا سکیں اور گھر والوں کو آرام پہونچا سکیں[1]۔

"خیر النساء"
دائرہ شاہ علم اللہؒ، رائے بریلی

---

[1] یہ کتاب "ذائقہ" کے نام سے چھپ کر ایک بار ختم ہوئی ہے اور بہت مقبول ہوئی ہے

بچیوں سے باتیں

آؤ بچیو! جس گھر میں تم ابھی باآرام زندگی بسر کر رہی ہو اور پھر جس گھر میں تمھیں جانا ہے اُس کا پورا پورا نقشہ میں تمھیں دکھاؤں، اگر تم کچھ بھی عقل رکھتی ہو تو فوراً سمجھ لوگی ہم کہاں ہیں اور کہاں جائیں گے آج ہم کیا کرتے ہیں اور کل ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ اور کیا کیا معاملات درپیش ہیں اور پھر کیا کیا پیش آئیں گے، آج ہم والدین کے زیر سایہ ہیں ہمیں کوئی بُرائی نہیں پہونچا سکتا، کل ہم کس کے زیر سایہ ہوں گے، تُرش روئی، بداخلاقی، بدمزاجی، آرام طلبی، کاہلی، تنہا خوری، خود غرضی، ان باتوں پر ہمارے والدین خاک ڈالتے رہتے ہیں، پھر ہماری عیب پوشی کون کرے گا، دوسرا کیوں برداشت کر سکے گا۔ اگر تم یہ معاملات خوب سمجھ لوگی تو نہایت آرام سے اپنے والدین کے پاس رہ کر بخوبی واقفیت حاصل کر لوگی کہ یہاں کیا کرنا چاہیئے اور دوسری جگہ کیا کرنا چاہیئے۔ اس زندگی کا لُطف کن باتوں سے حاصل ہو سکتا ہے۔

اے بچیو! میں تمھیں بتاؤں اگر تم غور سے سُنو۔ اگر تم یہ زندگی بہ آرام وعیش اور لطف کے ساتھ بسر کرنا چاہتی ہو تو جو نصیحتیں میں کروں اس پر عمل کرو۔

اس وقت میں تمھارے والدین کے یہاں رہنے کا طریقہ بتاتی ہوں جس سے تمھیں بہت کچھ تجربہ ہو سکتا ہے، پھر سسرال کا طرز انداز

دکھا کر اُس کے برتنے کا طریقہ بتاؤں گی، جس کے باعث تم تمام
معاملات سے واقف ہو جاؤ گی۔ پھر تمھیں کوئی تکلیف نہ پہونچا سکے گا
بلکہ ہر شخص آرام پہونچانے والا ہوگا۔ تمھارے والدین خوش ہوں گے
تمھارے اخلاق ظاہری و باطنی دیکھ کر ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی
تمھارے شوہر تمھارے مطیع و فرماں بردار رہیں گے۔ تمام کنبہ
تمھارا ہمدرد اور ہاتھ بٹانے والا ہوگا۔ تمھارے بڑوں میں جو اخلاق
تھے وہ تمھیں حاصل ہو جائیں گے، تمھارا انتظام دیکھ کر ہر شخص خوش
ہوگا۔ ہر ایک تمھاری عزت کرے گا۔ قصہ مختصر پہلے ماں باپ کا
گھر تم اپنے بل بوتے پر سنبھالو اگر یہاں یہ رنگ رہا تو سسرال
میں بھی یہی رہے گا۔ اب اسی سلسلہ میں یہ کہتی ہوں کہ سسرال
میں جاتے ہی سب سے پہلے جو تمھیں کرنا ہے اور جس میں تمھارا
امتحان لیا جائے گا وہ انتظام خانہ داری ہے اور گھر کی صفائی۔
مہمانوں کی خاطر مدارات، عزیزوں کے ساتھ سلوک نیک اور
تمھاری دستکاری، سب سے زیادہ ضروری خانہ داری کا انتظام
ہے، اگر یہ نہ آیا تو گویا تم کچھ نہ کر سکیں، ابھی تمھیں بتانے اور
سکھلانے والے بھی موجود ہیں، کل کوئی پرسانِ حال نہ ہوگا، جو
تم پر پڑے گی تمھیں اُٹھاؤ گی، جب تم آج نہ کرو گی تو کل نہ بنے گا
اور بنے گا بھی تو ہزار مصیبت اُٹھا کے، غفلت تمھاری خصلت
ہو جائے گی تو دوسروں کی نظر میں خفیف ہو جاؤ گی، پھر عزت

کیسی اور کہاں کی خوشی۔ اے بچیو! میں یہ خوب سمجھتی ہوں کہ تم کبھی ٹھیک ہو جاؤ گی، جو نہیں آتا وہ سب آ جائے گا، جو عیب ہیں وہ ہنر پیدا کر لیں گے، کیونکہ یہی دنیا کی مصیبتیں تمھیں سنواریں گی مگر کس کام کا سنوارنا جب تمھارے بھلا چاہنے والے اور آرزو کرنے والے نہ رہیں گے۔

میری تو یہ خواہش ہے کہ ابھی سے تم وہ خوبیاں اور ہنر پیدا کر لو کہ جو مصیبتیں آنے والی ہوں اُن کی یہ سپر بن جائیں، تمھیں اگر یہ خیال ہے کہ ہمیں سب کچھ آتا ہے اور موقع پر سب کچھ کر سکتے ہیں تو یہ غلط ہے، اگرچہ تم نے کبھی کبھار اپنے کپڑے سی لیے یا کسی کپڑے کی کتر بیونت کر لی، یا کبھی ایک ہانڈی تیار کر لی، یا کسی کرتہ ٹوپی، بٹوہ میں ایک بوٹہ بنا دیا، کلام مجید پڑھ کر صرف دو چار کتابیں پڑھ لیں کہ اس کے مسئلہ مسائل اور ان کتابوں کے سبب تالیف سے بھی واقف نہ ہوئیں۔ یہ بھی کوئی قابلیت میں قابلیت ہے، اگر کوئی پوچھ بیٹھے تو دیکھتی رہ جاؤ۔ تمھیں لازم ہے کہ جس کام کی طرف جھکو چاہے وہ کتنا ہی دشوار ہو بہ آسانی کر کے رکھ دو کسی کی مدد کی حاجت نہ ہو، نہ تمھیں ماما رکھنے کی ضرورت ہو، نہ اپنے بزرگوں کی تم محتاج ہو، نہ مردوں کی، ایسی ہوشیاری اور پھرتی سے کام کرو کہ مرد بھی حیران رہ جائیں، بچوں کی خدمت بھی اچھی طرح سے کرو، اُن کی تیمارداری اور خانہ داری بھی کرتی

رہو۔ یہ نہ کرو کہ ایک ضرورت پڑ جائے تو سو ضرورتوں کو کھو بیٹھو۔
ہر بات کا خیال رکھو، کبھی کبھی باہر کی بھی خبر لیتی رہو، اگر یہ سب
وصف موجود ہوں تو بگڑی بھی بنا سکتی ہو، اگر کوئی نقصان
ہو جائے گا تو تمہاری عقل اُسے ٹھیک کر دے گی۔ دوست کو
دوست سمجھو گی اور دشمن کو دشمن۔ جو بات کہو گی سمجھ کر کہو گی۔
نہ خود نقصان اُٹھاؤ گی نہ دوسروں کو پہونچاؤ گی۔ لڑائی جھگڑے
تم سے کوسوں دُور رہیں گے، ہر جگہ تمہاری آؤ بھگت ہو گی۔ دشمن
بھی تمہارے دوست بن جائیں گے۔ کسی کو تم سے شکایت کا موقع
نہ رہے گا، تمہارے عاقلانہ برتاؤ سے ہر شخص محبت سے پیش آئے گا
اگر کوئی خلاف بات بھی ہو جائے گی تو وہ خلاف نہ معلوم ہو گی۔
عقلمند اگر بیوقوفی کی بھی کوئی بات کہتا ہے تو وہ بہتر سمجھی جاتی ہے
اور بیوقوف بعض وقت اچھی بات بھی کہتا ہے تو وہ اچھی نہیں سمجھی
جاتی۔ بیوقوف اپنی نادانی سے بنے ہوئے کام بگاڑ دیتا ہے۔
دوست کو دشمن بنا لیتا ہے، اور عقلمند دشمن کو دوست۔ جو جو
نصیحتیں میں کر چکی ہوں اور کروں گی اُن کا سمجھنا، کرنا، سب
عقل پر موقوف ہے۔ یہ خوب سمجھ لو کہ دنیا اور آخرت کی کل
خوبیاں اسی عقل سے حاصل ہو سکتی ہیں۔ عقل و حیا دو بڑے
جوہر ہیں۔ شرم بھی وہ چیز ہے کہ تمام عیبوں سے بچاتی
رہتی ہے۔

اب میں تمھیں وہ ابتدائی باتیں بتاتی ہوں جن سے تمھارا مستقبل دُرست ہو۔



ماں باپ کی خدمت اچھی طرح سے کرو۔ اُنھیں کسی وقت تکلیف نہ دو، کھانا خواہش کے موافق اور وقت پر حاضر کرو۔ جو کچھ کہیں اُسے دل سے سُنو، اگر وہ کسی کام میں مشغول ہوں اُنھیں پریشان نہ کرو۔ اور وقت پر جس کھانے پینے کے عادی ہوں اُنھیں لاکے دو۔ ایک بات بار بار نہ کہو۔ اُن کے کپڑے وغیرہ ٹھیک رکھو، اگر بدلنے کی ضرورت پڑے تو فوراً لاکے دو، پانی، صابن، تولیہ، یہ سب موجود کر دو، ان کی جگہ اور بستر صاف رکھو، ان سے کبھی تنگ دل نہ ہو، ہر وقت حاضر رہو، کسی وقت اگر خفا ہوں تو آنکھیں چار نہ کرو۔ ان کی وہ محنتیں جو تمھارے ساتھ کی ہیں یاد رکھو، اپنی دست کاری سے پیدا کرکے ان کی خواہش پوری کرتی رہو، ان پر احسان نہ رکھو، اپنی ضرورتیں خود پوری کرو ضروریات، کاغذ، قلم، رنگ، سوئی، تاگہ، ریشم وغیرہ، سب تمھارے ہاتھوں سے مہیا رہیں، اگر یہ سب سامان تمھارے پاس موجود ہوں اُس وقت تم سمجھ سکتی ہو کہ ہاں ہمیں کچھ آتا ہے ورنہ تمھارا یہ خیال باطل ہوگا۔ مجھے پہلے یہ چاہیے کہ تمھارے

اُن عیبوں کی اصلاح کروں جو فطری نہیں بلکہ عارضی ہیں، اگرچہ تمہارے والدین کو اُن کی طرف توجہ نہیں۔ مگر ایک روز یہ بے توجہی رنگ لائے گی۔ تمہاری بداخلاقی، لاپرواہی، کاہلی اور خود غرضی آرام طلبی، بے ادبی، تجمل و تمکنت یہ ہی وہ عیب ہیں جو ابھی تمھیں معلوم نہیں ہوتے، مگر جوں جوں سن بڑھے گا تمھارے حق میں زہر ہوتے جائیں گے، پھر تمھارا نہ کوئی عزیز ہو گا نہ کوئی عزیز۔ کوشش کر کے عقل و حیا یہ دو خوبیاں اپنے میں پیدا کر لو۔ عقل موقع پر راہ بتانے والی ہو گی۔ شرم تمھیں بُرے کاموں سے رُوکے گی۔ ہر جگہ یہ خوبیاں تمھارا ساتھ دیں گی، تم کبھی ذلیل نہ ہو گی، تمھیں کوئی بُرائی نہ پہونچا سکے گا، جو مشکل تم پر پڑے گی تو خدا کے حکم سے آسان ہو جائے گی۔ نظام عالم کا دارو مدار عقل پر ہی جتنی دانائی جسے خدا نے دی ہے اتنی ہی خوبی کے ساتھ وہ کام کرتا ہے، ہر عمارت کا استحکام و انہدام عقل کی کمی و بیشی پر موقوف ہے۔ اے بھتیجیو! اپنے بزرگوں کو دیکھو اور اُن سے عقل سیکھو اور انھیں کی پیروی کرو، شرم و حیا اور عقل و دانش سے بہرہ ور ہو کر دین و دنیا کی فلاح و بہبودی حاصل کرو، عزت فخر و خوبی کے ساتھ اپنی زندگی بسر کرو۔

جب تک تمھارے سامنے کسی قسم کی اچھی یا بُری مثالیں نہ پیش کی جائیں اور گزشتہ زمانے کے حالات و طرز معاشرت اور تعلیم و

تربیت کا پورا پورا نقشہ کھینچ کر نہ دکھایا جائے اور اس وقت کی لڑکیوں کے انداز و وضع الفاظ میں نہ ظاہر کیے جائیں، تم ہرگز نہیں سمجھ سکتیں اور نہ وہ باتیں پیدا کر سکتی ہو جو در اصل انسانیت کے جوہر ہیں، نہ اپنے عیبوں کی تلافی کر سکتی ہو نہ تمھیں معلوم ہے کہ کون کون سے جوہر بے بہا تم سے مفقود ہیں، اور کیا کیا مفید باتیں تم سے معدوم ہو رہی ہیں۔ اور کن کن خوبیوں سے تمھاری ذات محروم ہے، نہیں۔ کیونکہ تم بالکل ناتجربہ کار ہو کسی کی تعلیم و تربیت کا اثر تم پر پڑا ہی نہیں، یہاں تک کہ تمھیں یہ بھی نہیں معلوم ہوتا کہ تمھارے والدین تم سے خوش ہیں یا ناخوش۔

عام قاعدہ پہلے یہ تھا کہ بیبیاں بچیوں کو بلا کر پاس بٹھاتیں، اُن سے مزہ مزہ کی باتیں کرتیں، نماز کی سورتیں یاد کراتیں، اور رفتہ رفتہ احکام شریعت و فرائض و واجبات دین پر عمل کراتی تھیں، جب اس طرف سے اطمینان ہو جاتا تھا تو حسن معاشرت کی تعلیم دیتی تھیں، ان کی معاشرت پر ہر وقت نظر رکھتیں، اور ان کے ہر انداز کو دیکھتی تھیں، حالانکہ بچپنے سے ان میں کسی قسم کی آزادی و خود غرضی و بے حیائی و بدتہذیبی نہیں پائی جاتی تھی، جیسے اس وقت لڑکیوں میں عام طور پر پائی جاتی ہے، اور اُس وقت کی حالت بھی اس وقت سے بہتر اور قابل اطمینان تھی، مگر اس پر بھی ان کا تربیت کے موقع پر

خیال نہ کیا جاتا تھا اُن کی خواہش پوری نہ کی جاتی تھی، اُس وقت کے تمام خیالات بزرگوں کے پسندیدہ اور کارآمد تھے، لڑکیوں کی مائیں اپنی اپنی لڑکیوں کو اپنے قبضہ میں رکھتی تھیں، اُن کی راحت پر اپنی خوشی کو مقدم رکھتی تھیں۔

بچپن ہی سے شرم و حیا کے راستہ پر لگاتی تھیں۔ ان کی تعلیم و تربیت کا اُن پر وہ اثر پڑتا تھا کہ پھر وہ کسی دوسرے کا اثر نہ لے سکتی تھیں، ان کی نشست و برخاست کے لئے ایسی جگہ تجویز کی جاتی تھی جس کے باعث تمام خرابیوں سے محفوظ رہتی تھیں، کبھی بے پردگی نہ ہو سکتی تھی، غیر عورتوں کا بھی وہاں گزر مشکل تھا، ماں یا بہن جو کسی وقت جاتی تھیں تو کچھ دیر بیٹھ کر انھیں کام سکھاتیں اور نشیب و فراز دکھاتی تھیں، اچھی باتوں کی ترغیب دیتیں اور بری باتوں سے نفرت دلاتی تھیں، ہر برے کام کا انجام بتا کے انھیں خوف دلاتی تھیں کہ شادی ہونے پر بھی وہ نہ جا سکتا تھا۔ حیا و شرم کو جوہر بتا کے دکھاتی تھیں اور بے حیائی کا ایسا اندیشہ پیدا کرتی تھیں کہ جس سے وہ کانپ اٹھتی تھیں، ہر ایک سے پردہ کرنا اور پردہ کرنے کا محل بتاتیں، ان باتوں کا یہ اثر ہوتا کہ ماموں و چچا سے بے تکلف نہ ہوتیں، حتّٰی کہ بڑوں کی صورت سے خوب واقف نہ ہوتیں، ایک بچہ بھی گھر میں نہ آ سکتا تھا۔ رشتہ کے بھائیوں سے بہت احتیاط رکھتیں بلکہ پردہ کرا دیتیں، رشتہ کے

لڑکوں کا گھر میں بیٹھنا ناگوار خاطر تھا، ضرورت پر بھی ضرورت کا لحاظ نہ کرتی تھیں، سوائے چچا، ماموں اور باپ اور حقیقی بھائی کے اپنے ہاتھ کی تحریر کسی اور کو نہ دکھاتیں، شرم و حیا کے مشکل سے مشکل معاملہ کو نہایت آسانی و خوبی کے ساتھ طے کراتیں کہ ان کو وقت پر دشواری نہ ہوتی، خلاف شریعت کاموں سے روکتیں، سوائے قرآن و حدیث اور دینیات کے کسی کتاب پر متوجہ نہ ہونے دیتیں، صاف کہہ دیتیں کہ ان پاک چیزوں کے علاوہ دوسری چیزوں میں وقت صرف کرنا بیکار اور ہیچ ہے، نماز روزہ کی تاکید رکھتیں، وظیفہ و دعا پر مائل کرتیں، دینیات کی تمام کتابیں ان کے پاس موجود رہتیں، کوئی بات اُن سے خلاف دین نہ ہو سکتی تھی۔

اس وقت اگر علم دین کا چرچا نہ ہوتا تو وہ دین داری، خدا پرستی حق شناسی کیونکر ہوتی، عورتیں تو عورتیں مرد بھی فقط کارآمد و نفع بخش تعلیم پر توجہ کرتے تھے اور اسی کی خاطر تکلیفیں اُٹھاتے تھے، پھر آئندہ اپنی کوشش و تدبیروں میں کامیاب ہو کر نہایت آرام و فراغت سے زندگی بسر کرتے تھے، کسی بات کا اندیشہ اور خوف نہ ہوتا تھا، سچ تو یہ ہے کہ اُس وقت اولاد بھی اپنے والدین کی تابعدار و فرماں بردار ہوا کرتی تھی اور یہ فقط اُن کی تعلیم و تربیت کا اثر تھا، یا یہ کہو کہ ان کے نیک اعمال کا اچھا ثمرہ تھا، اب خود والدین اپنی اولاد کے تابعدار و فرماں بردار ہیں۔

یہ ان کو تعلیم نہ دینے کا اثر ہے، بجائے تعلیم کے اُن سے بے فکر رہتے ہیں، جو ماں باپ اولاد سے بے فکر رہیں گے، آپ محکوم اور ان کو حاکم بنائیں گے، ان کی ہر خواہش پوری کریں گے، انہیں ہر طرح کا اختیار دیں گے، ان کی خوشی کو اپنی خوشی پر مقدم رکھیں گے، ان کی دل شکنی منظور نہ کریں گے، بُری بھلی باتیں نہ سمجھائیں گے، اُن کے عیب و ہنر پر نظر نہ کریں گے، انہیں آزاد رکھیں گے، پھر وہ کیونکر ان کے قبضہ میں آسکتی ہیں، لامحالہ ان کی یہی حالت ہوگی جو اس وقت دیکھنے میں آرہی ہے، عام طور سے اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اب کی لڑکیاں نہایت آزاد اور بے خوف ہو رہی ہیں، جو چاہتی ہیں کر گزرتی ہیں، نہ والدین کا ڈر، نہ خدا کا خوف، نہ دنیا کی شرم، نہ عزت کا پاس نہ غیرت کا لحاظ، یہ بھی نہیں جانتیں کہ غیرت و شرم کہاں کی جاتی ہے، نہ یہ معلوم کہ اس کی قدر و منزلت کیا ہے، مروت و محبت کی راہ بھول گئیں، شرم و حیا کے راستہ سے بھاگ چکیں، اب گویا اتنا خیال نہیں ہے کہ کس راستہ سے ہم آرہے ہیں اور کہاں جا رہے ہیں، نیک صحبتوں سے واقفیت نہیں، تفریح کی شائق، سیر و سیاحت پر قربان ناولوں پر صدقہ، قصہ کہانی پر نثار، قرآن و حدیث سے بیزار، اوامر سے غافل، نواہی پر مائل، دروغ گو، عیب جو، دوستوں کی دشمن، دشمنوں کی دوست، تیز مزاج، متلون جس کی جو دو صفت

دیکھی پسند کر لی، جو راہ چاہی اختیار کر لی، نہ پابندی شریعت نہ پاس ادب نہ اسلامی حمیت نہ آئندہ کی خبر، نہ انجام پر نظر، برے بھلے کی پہچان نہیں، اپنے پرائے کی تمیز نہیں، بُرا بھلا، عزت و ذلت، شریف و رذیل، آقا و غلام، امیر و فقیر، بہار و خزاں، رنج و راحت، شرم و بے حیائی، علم و جہل، اندھیرا اُجالا، بصارت و بے نگاہی، عذاب و ثواب گویا سب واسطے توڑ آئیں۔

اپنے رشتہ کے بھائیوں سے اس طرح پیش آؤ گویا پردہ ہی کرتی ہو، کبھی ان سے آنکھیں ملا کر مخاطب نہ ہو، کوئی کام اپنا بنایا ہوا دوسروں کو نہ دکھاؤ، ہنسی مذاق نہ کرو اگر وہ چھیڑیں تو تم مخاطب نہ ہو بلکہ تمھیں ناگوار ہو، ایسے برتاؤ رکھو جس سے بظاہر غیریت پائی جائے، اس کا بھی خیال رکھو کہ تمھارا نام لے کر کوئی زور سے نہ پکارے کہ باہر والے تمھارے نام سے واقف ہو جائیں تمھیں خبر بھی نہ ہو، گھر میں کسی کو بُلا کر نہ بٹھاؤ، اُن کا راگ نہ سنو، ہر بات کی احتیاط رکھو۔

اپنے کپڑے اپنی وضع وہ رکھو جو تمھیں زیبا ہو، بوڑھی بن کر نہ رہو، کسی کی بات میں دخل نہ دو، آنکھیں چار کر کے باتیں نہ بناؤ۔ پان تمباکو کھا کر منھ لال نہ کرو، یہ لڑکیوں کو نازیبا ہے، شرم کے ساتھ اُٹھو بیٹھو، سر نہ کھلے، اِدھر اُدھر

دیکھتی نہ چلو، کھُلی جگہ نہ بیٹھو، تاک جھانک سے باز آؤ، بدنامی سے بچتی رہو، نہ تو بد ہو نہ بدنام ہو، بُری بات جلد مشہور ہوتی ہے کسی لڑکے کے ساتھ نہ بیٹھو، ناول نہ دیکھو بلکہ اُسے اپنے گھر میں نہ رکھو، نہ کسی کو لانے دو، عام طور پر لڑکیاں اب ناول کی ایسی عادی ہیں کہ اگر کسی وقت نہ ملے تو گویا فاقہ ہے اس سے خدا کے لئے باز رہو، غزل خوانی کا شوق نہ رکھو یہ بھی تمھیں زیبا نہیں، اگر تمھیں راگ نکالنے کا شوق ہے تو مناجاتیں ہی کیا کم ہیں، غزلوں میں وہ الفاظ آتے ہیں جو تمھیں سُننا نہ چاہئیں نہ یہ کہ تم خود سُناؤ، اُس وقت غزلیں گانے والیاں گھر میں نہیں آنے پاتی تھیں ——— بچیو! ذرا غور کرو کس قدر فرق آ گیا ہے، صرف انداز و خیالات بدل جانے سے تمام باتیں بدل گئیں، نہ وہ رونق رہی ہے نہ وہ دولت نہ وہ برکت، نہ کسی شئے میں لذّت نہ باتوں میں لطف نہ کپڑے میں زینت، نہ بچوں میں بچپن نہ بوڑھوں میں دانائی، غرض یہ کہ اب عالم ہی نیا ہے اور دنیا ہی دوسری ہے۔ بجائے شرم و حیا کے اب بے حیائی ہے اور بجائے اتباع سنت کے دنیا داری ہے، بجائے اطمینان و خوشی کے فکر و پریشانی ہے، جو آسودہ حال برسوں مہمانوں کو کھلاتے تھے آج اچھے سے اچھے گھر اپنے لئے پریشان ہیں، نہ وہ دن ہیں نہ وہ راتیں نہ وہ صورتیں ہیں نہ وہ سیرتیں، نہ وہ دل ہیں نہ وہ ہمتیں،

نہ وہ دلچسپی کے سامان، نہ دل لگی، اگر دیکھیئے بھی کبھی تو خواب پریشان،
غرضکہ ہر جگہ سے اُف اُف کی صدا آ رہی ہے، یہ سب بدخیالی کا ثمرہ
ہے جیسی روح ویسے فرشتے، افسوس صد افسوس وہ باتیں آج خواب
ہیں، اور اگر میری ساری کتاب پر غور کیا تو یہاں میں یہ کہہ دوں کہ شرم
فقط یہی نہیں کہ تم پردہ میں بیٹھ گئیں پردہ ہو گیا، شرم یہ بھی ہے کہ
کسی سے فرمائش نہ کرنا اس سے آدمی خفیف ہو جاتا ہے، چاہے کتنا
ہی پیارا ہو، غیرت بڑی چیز ہے، ایسی رہو کہ تم سے کسی کو تکلیف نہ ہو،
ہر دلعزیز رہو، بھائی بھاوج تم سے خوش رہیں، بھتیجی بھتیجے تمہاری
محبت کا دم بھرنے لگیں، تمہارے برتاؤ سے سب خوش رہیں، غیرت و
شرم یہ بھی ہے کہ اپنوں کو بُری حالت میں نہ دیکھ سکو، چھوٹوں سے محبت
کرو ان کے کھانے کپڑے کی فکر رکھو، اُن سے لڑو بھڑو نہیں، بہت
نرمی سے کام لو، پڑھنے لکھنے کا شوق دلاؤ، سویرے اُٹھا کر ضرورت
کے لئے پانی اور کھانا موجود کرو، جب اس سے فارغ ہو جائیں کتاب
ہاتھ میں دے کر پڑھنے کے لئے بھیج دو، غرض یہ کہ ہر وقت انکا خیال رکھو۔

بڑوں سے برتاؤ

ماں باپ کو تکلیف نہ دو، ہر کام تم خود کرو، بے جا باتوں پر جھگڑا
نہ کرو، ہمجولیوں کے ساتھ یہ کہ اُن سے مل جل کر رہو، تنہا خوری کی عادت
بُری ہے، بڑے بھائی بھاوج کے ساتھ تہذیب کے برتاؤ رکھو، اُن کی
رائے سے کام کرو، کبھی اپنی ایجاد سے ٹوپی، رومال وغیرہ بنا کے دو،

جب وہ گھر میں آئیں اُن کا کمرہ صاف کرکے فرش و بستر لگا دو، بھاوج سے وہ برتاؤ رکھو جو اپنی حقیقی بہن سے رکھتی ہو، کوئی حرص نہ کرو، بات بات پر نہ بگڑو، جو کام کرو خوش مزاجی سے کرو، ساتھ کھاؤ پیو، اپنی اُن کی چیزوں میں فرق نہ کرو، بدگمانی کا موقع نہ آنے دو خانہ داری کا انتظام مل جُل کے کرو، مخالفت نہ رکھو، ایک جان ہوکے رہو، اگر کوئی بات غلطی سے ہو جائے تو ماں باپ سے نہ کہو شکایت نہ کرو، موقع پاکر دل صاف کر لو، ذرا ذرا سی بات کہنے کی عادت نہ ڈالو، ورنہ سسرال میں گزر مشکل ہو جائے گا۔

بڑی بہن کا ادب کرو، ہر وقت ان کی تکلیف و آرام میں شریک رہو، اُن کی ضرورت کو اپنی ضرورت سے زیادہ سمجھو، اُن کی خواہش کو نہ توڑو، اُن کا ساتھ دیتی رہو، جس کام کو کہیں فوراً کر دو، جو وہ کریں اُس پر اعتراض نہ کرو، اُن سے اپنے کو بہتر نہ سمجھو، اگر تمھارے خلاف بھی کریں تو تم اس کا خیال نہ کرو۔ ان کو برابر پوچھتی رہو وہ کام جو نہیں کر سکتیں اور تمھیں آتا ہے تو کر دو، اگر وہ گھر کے کاموں میں مشغول رہیں تو تم ان کے بچوں کی خبر لو، جو کام کریں تم اُنھیں حتی الامکان مدد دو، وقت سمجھ کے موقع جان کے ان کو اپنے کھانے میں شریک رکھو یا اُن کو بھیجتی رہو، اُن کی ساس نندوں پر اپنی بہن کی طرف سے طعن و تشنیع نہ کرو کہ اس کا بدلہ وہ تمھاری بہن سے لیں، تم تو کہہ کے بیٹھ رہو گی، بیچاری پر آفت آئے گی۔

ماں بہنوں کو نہ کوسو، کوسنے سے تمھاری ہی مٹی آگے چل کے
خراب ہوگی، بجائے محبت کے عداوت نہ پیدا کرو کیونکہ جب تم بہن
کی ساس نندوں کو بُرا کہو گی وہ تمھاری بہن پر زیادتی کریں گی تو گویا
تم نے اپنی بہن کے ساتھ بُرائی کی، جو بات وہ خلاف بھی کریں تم
چپکے سُن لو دخل نہ دو، مگر ہاتھ بٹاتی رہو وہ پریشان نہ ہونے پائیں۔
یہی وقت تمھیں بھی پیش آنے والا ہے ہر کام پر غور کرو، ان کی کوئی
چیز اپنے کام میں نہ لاؤ، اپنی چیز ان کے لئے وقف کر دو کہ کسی کو
ناگوار نہ گزرے، چار کے سامنے ان سے سرگوشی نہ کرو کہ بدگمانی ہو
جو چیز ان سے مستعار لو یا بطور قرض لو سب کی موجودگی میں لو اور
سب کے سامنے دو، ماں کا معاملہ ہو تو اُسے بھی صاف رکھو، عقل
سے کام لو تاکہ شرمندہ نہ ہو۔

سُسرال

سُسرال میں تمھیں جو باتیں کہ پیش آنے والی ہیں وہ میں تمھیں
بتائے دیتی ہوں اور کارروائی بھی، اُمید ہے کہ تم ان کو ذہن نشین
کرلو گی۔ جب تم بیاہ کے جاؤ گی تو تم کچھ روز بطور مہمان کے رہو گی،
جو ملے کھالو جو پہنائیں پہن لو، ناک بھوں نہ چڑھاؤ، مدت تک بالکل
گھونگھٹ میں نہ رہو کہ گھر کی خبر نہ ہو کہ کون آیا اور کون گیا، اور یہ بھی نہ ہو
کہ جیسے بعض بہویں آتے ہی اپنا کام کرنے لگتی ہیں، ساس نندوں کو

کوئی چیز نہیں سمجھتیں، اس کا انجام یہ ہوتا ہے کہ نگاہوں میں سُبک ہوجاتی ہیں اور رفتہ رفتہ سب کنارہ کرلیتی ہیں، اگر کتنی ہی مشکل پھر پڑ جائے کوئی مدد نہیں کرتا، خود ہی بھگتی رہتی ہیں، تم ہرگز ایسا نہ کرنا، اپنے ساس سُسر کو بجائے ماں باپ کے سمجھو، اور نندوں کو حقیقی بہن سمجھو۔

جب ایک مدت گزرجائے تو تم جو کرو اُن کی رائے سے کرو، جو چیز تمھارے میکے سے آئے وہ تم اپنی ساس نندوں کے پاس بھیج دو، پھر وہ جو کریں تم خوش رہو، جو کچھ تم والدین کے پاس سے لائی ہو وہ سب سامان انھیں کے ماتحت رکھو۔ کپڑوں کے بکس اُن کی خوشی پاکر اپنے پاس رکھو اور دیکھتی رہو۔ روز کے پہننے کے کپڑے الگ رکھو اور نمائش کے الگ رکھو، ان کی مرضی کے موافق کپڑے بدلو، اپنی پسند کو دخل نہ دو، اپنی چیزوں کا خود خیال رکھو، ان سے حساب نہ لو فرصت میں کچھ دیر ان کے پاس بیٹھو، اور ان کی نشست و برخاست پر نظر کرتی رہو، چپکے چپکے گھر کے انتظامات سے بھی واقف ہوتی رہو کہ کیا پکتا ہے، اور کس طرح تقسیم ہوتا ہے، مہمانوں کی کیا خاطر ہوتی ہے نوکروں کو کیا دیا جاتا ہے، دیکھو پہلے تمھارا کیا انتظام تھا اور اب کیا کر سکتی ہو، کسی کی دعوت ہو تو اگرچہ تم دلہن ہو مگر کسی نہ کسی کام میں شریک رہو، یعنی جگہ صاف کراکے فرش وصاف کرو، پانی طشت، لوٹا، صراحی گلاس، تولیے وغیرہ مہیا کر دو۔ پان تمباکو موجود رکھو کہ وقت پر تکلیف نہ ہو اور تم بدسلیقہ نہ کہلاؤ۔

اگر ٹھنڈک ہو تو چار تیار کراؤ، اور گرمی ہو تو شربت، برف، کھانے میں چٹنی، اچار، سرکہ نہ ہو تو پہلے بنا کر حاضر کر لو، محض دلہن نہ بنی رہو، محل شرم و حیا دیکھ کر شرم کرو، زیادہ کوئی چیز اچھی نہیں ہوتی، بڑوں کے سامنے ادب سے سلام کر کے بیٹھ جانا اور پردہ والوں سے پردہ کرنا کافی ہے، زیادتی شرم سے کام خراب ہو جاتا ہے۔

جب اپنی جگہ پر بیٹھو تو اپنی گھر کی لڑکیوں اور جو آنے والیاں ہوں ان کو سکھاتی رہو، جو بھی تمھیں آتا ہو، اس سے بخل نہ کرو۔ اگر وہ ان پڑھ ہوں تو ان کے پڑھانے کی کوشش کرو، غرض کسی نہ کسی کام میں لگائے رکھو، تمھارا دل بھی بہلے گا اور ان کو آ بھی جائیگا جو تمھیں دیکھنے کے لئے آئے اس کے لئے پان تمباکو کی فکر رکھو، ایسی بات نہ کرو کہ تمھارے پاس سے آزردہ ہو کر جائے، تمھارے بھائی بھتیجے آئیں تو بہت خوش ہو، اور خاطر مدارات میں کمی نہ کرو، اپنے یہاں کا بطور تحفہ کچھ موجود ہو پیش کرو، اور جب باہر جانے لگیں تو کچھ ناشتہ کرا دو اور کبھی کبھی اپنے گھر بلاتی رہو، سسرال میں رہو تو میکہ والوں کی خاطر کرو، میکہ میں سسرال والوں کی خاطر تواضع۔ اپنے پاس بیٹھنے والیوں کے ساتھ محبت کرو، انھیں اچھی باتیں سکھاؤ، بچیوں کو مسئلہ مسائل سے واقف کرو کہ وہ آگے چل کے ہوشیار ہو جائیں۔

جب تم سے وہ مانوس ہو جائیں گی تو تمھارے ساتھ ہمدردی کریں گی غرض بہت سے فائدے تمھیں پہونچتے رہیں گے، تمھارا ہاتھ بٹائیں

رہیں گی، بہت سے کام تمھارے مفت کرا دیں گی، غرض بہت سے
فائدے تمھیں پہونچتے رہیں گے، مگر تم اس پر اپنے کام سے کبھی بے فکر
نہ ہو، جب تک وہ تعلیم پائیں تعلیم دو، اور اپنا کام حتی الامکان خود
کرتی رہو، دونوں وقت تمام ضرورتوں سے فارغ ہو کر اپنی ساس
نندوں کے پاس بیٹھو، ساس کا ادب کرو، جو بات وہ کہیں ادب
سے جواب دو اور آنکھ نیچی رکھو، تمھیں جو کپڑے وغیرہ کی ضرورت ہو
وہ کسی کے ذریعہ سے یا خود کہہ سکتی ہو، ضرورت پوری ہونے کے
بعد کچھ دیر بیٹھی رہو، باتیں بھی کرتی رہو تاکہ یہ خیال نہ ہو کہ اپنی
ضرورت سے آئی تھیں، بلا ضرورت بھی بیٹھی رہو، تمھیں ہر کام سے
واقفیت ہوتی رہے گی، کبھی کبھی ان کے کپڑے انھیں سی سی کر دو،
اگر پان کا شوق ہو تو اکثر ہنڈہ سی کر ان میں مسالہ رکھ کے دیتی رہو،
جس چیز کا شوق ہو انھیں اپنے پاس سے کرتی رہو جو اپنی ماں کے
ساتھ برتاؤ رکھتی تھیں وہی برتاؤ ان کے ساتھ رکھو، نندوں کے
ساتھ بہت محبت سے پیش آؤ، کھانا یا جو چیز عمدہ ہو اس میں ان کو
شریک کرو، چھوٹی نندوں کو اپنے پاس رکھ کر سب سکھاؤ، جو جانتی ہو
سلیقہ مندی، گھر کی صفائی اور جو تم کر سکتی ہو، وہ انھیں بھی بتاؤ،
کہ ہر کام تمھاری عدم موجودگی میں کیسی تمھاری خواہش کے مطابق ہوتا
ہے دیکھو اس کا خیال رکھو، جو کام اچھا کرتی ہو وہ ہمیشہ کرتی رہو آج
ہے کل ندارد ویرانہ اچھا نہیں، ہر کام استقلال کے ساتھ کرنا چاہیے۔

اگر دعوت کرو تو کل سامان پہلے سے ٹھیک رکھو وقت پر منگانے کی ضرورت نہ ہو بعد فراغت پھر اُسی جگہ پر جہاں سب سامان رہتا تھا رکھ دو، سُستی کو دخل نہ دو، اس سے ہزاروں کام بگڑ جاتے ہیں بعد میں مشکل پڑ جاتی ہے، یہ باتیں تمھیں سب دکھا دیں اور سمجھا دیں، اب ارادہ ہے کہ اسی سُستی و کاہلی کے سلسلہ میں جس کا ذکر ابھی کر چکی ہوں لڑکوں کی تربیت بیان کروں۔

تربیت اولاد

یہ کوئی دشوار بات نہیں ہے، اولاد کی محبت سب کچھ سکھا دیتی ہے مگر عقل و سلیقہ شرط ہے جو بد سلیقہ ہیں اُن کو اور اُن کی اولاد کو زندگی دو بھر ہو جاتی ہے، پرورش پانے کو تو بچے پرورش پا جاتے ہیں مگر حیوان ہی رہتے ہیں، نہ خاموشی کا سلیقہ، نہ بات کرنے کا طریقہ بات کے وقت خاموش رہے، خاموشی کے وقت جو چاہا کہہ دیا، نہ کھانے کا سلیقہ، نہ پینے کی تمیز، نہ پہننے اوڑھنے کا انداز، کپڑے پھٹے ہیں تو کچھ پروا نہیں، بیمار ہیں تو بے جا علاج ہے، کسی چیز سے پرہیز نہیں، اپنی زندگی سے جیے، موت آئی مر گئے، مر گئے تو بلا کٹی، ایسی بد سلیقہ ماؤں کے لیے بچوں کا ہونا قیامت ہے، ایک بچہ بھی آفت جان ہو جاتا ہے، اور جو سلیقہ مند تجربہ کار ہیں، جن کو لڑکے عزیز ہیں اور انجام پر نظر ہے وہ نہایت خوبی سے

ساتھ پرورش کرتی ہیں، تربیت اولاد بھی اور اطاعت خاوند بھی۔ اور ان باتوں کو غنیمت سمجھ کر فخر کرتی ہیں، ایک قلیل آمدنی پر نہایت خوبی کے ساتھ گزر کرتی ہیں اور پرورش کرتی ہیں کہ دیکھنے والے خوش ہوتے ہیں۔

بچیو! اس کے آسان ہونے کا طریقہ میں ابھی سے تمھیں بتائے دیتی ہوں، پہلے تم سویرے اُٹھنے کی عادت ڈالو تاکہ دن بھر کی ضرورتوں کو تم بہ آسانی پورا کر سکو، اور ایک آدھ گھنٹہ نکال کے دَم بھی لے لو، قاعدہ یہ رکھو کہ سویرے اُٹھ کر بچوں کو فارغ کر کے بستر پر لٹا دو، کپڑے اور بستر پہلے سے ٹھیک رکھو، گدّا اور چمڑا احتیاط کے لئے اور نہالچے حسب ضرورت، تکیہ، بینڈ سب موجود رکھو، اور صاف رکھو تاکہ وقت پر دقت نہ ہو، اور گندگی سے بیماری پیدا نہ ہو جائے، اور دوائیں بھی اُن کے ہر مرض کی مہیا رکھو کہ وقتاً فوقتاً کام آتی رہیں، اور وقت پر پریشانی نہ ہو، فرض کرو اگر رات کو بچے کی طبیعت خراب ہوئی، گود میں مچلا جاتا ہے، بستر پر تڑپا جاتا ہے، اگر یہ دوائیں موجود ہیں تو بہت جلد یہ تکلیف رفع ہو سکتی ہے، دوائیں بھی اگر خدا نے چاہا تو ضروری ضروری جن کا تجربہ ہو چکا ہے لکھوں گی، دواؤں کے ساتھ ساتھ اور ضروری چیزوں کا بھی انتظام رکھو، مثلاً ہاون دستہ، کھرل، سل بٹّہ، کوئلہ، دیا سلائی، روئی، کپڑا، چمچہ، کٹوری، پتیلی، ہر قسم کے

تیل، بڑی بوٹیاں، برگ و تخم وغیرہ اور دو چار مفید درخت اپنے گھر میں ہو سکیں تو لگا لو، گلاب، چنبیلی، گل صد برگ وغیرہ، ان سے ہوا بھی بنے گی اور وقت پر کام بھی آئیں گے، دیہات اور شہر میں جو اشیاء ضروری ہوں انھیں تلاش کر لو، اگر یہ سب چیزیں مہیا رہیں گی تو خدا کے فضل سے ضرورتیں بھی رفع ہونگی اس صورت سے تمھارے بہت سے کام انجام پائیں گے، کوئی کام تمھیں دشوار نہ ہوگا، گھرداری بھی کر سکتی ہو شوہر کی تابعداری بھی اور تربیت اولاد بھی، بچوں کی طرف سے اطمینان بھی رہے گا دیکھو یہ سب ضروری باتیں ہیں جن کے ہونے سے کوئی کام رُک نہیں سکتا، لیکن پھر بھی ان سب کے لئے سلیقہ درکار ہے۔ ایک یہ ہے کہ بچہ کو محفوظ و آرام دہ جگہ پر سُلا کر دونوں پہلو پر تکیہ رکھ دو، اور بے فکری سے نماز پڑھو، یا ناشتہ کا انتظام کرو، یا کھانے کا، طلوع آفتاب سے پہلے تمھیں بہر حال موقع مل سکتا ہے کہ ناشتہ وغیرہ سے فراغت پا کر کلام مجید پڑھو، یا کتاب دیکھو، کیونکہ اکثر وہ وقت بچوں کے سونے کا ہوتا ہے اگر جاگ اُٹھے تو وہ میری پہلی بتائی ہوئی ترکیب عمل میں لاؤ لیکن دوسرے وقت طلوع آفتاب کے بعد لامحالہ یہی ترکیب کرنی پڑے گی، بس وہی ترکیب کر کے کھانے کا یوں انتظام کرو، جنس وغیرہ تلوا کر دے دو کہ پھر تمھیں بار بار نہ دینا پڑے

پھر ایسی جگہ بیٹھ کر بچہ کو لے لو کہ باورچی خانہ کی بھی نگرانی
رہے اور بچہ بھی نہ رُو وے، اور جب باہر بھیجو تو ہاتھ مُنہ
دُھو کر کپڑے بدل کر، تاکہ ہوا کھا کے خوش رہے، ایسے
ہیں تم اور ضرورتیں پوری کرو، یوں تم مدتوں کی ضرورتیں
پہلے سے پوری کر سکتی ہو، میرا یہ مطلب نہیں ہے کہ تم بچوں
سے بے فکر رہو، نہیں ہر وقت خیال رکھو، ان کے کھانے کا
بھی معقول انتظام رکھو، اگر وہ بھوکے رہیں گے تو ہر چیز مُنہ
میں ڈال لیں گے جس سے نقصان پہونچے گا، اور عادت خراب
ہو گی، غذا دو تو ہلکی، مگر سال کے اندر اندر دینے سے پیٹ
بھاری ہو جاتا ہے اور معدہ میں خرابی آجاتی ہے، سال ڈیڑھ
سال کے بعد دینا مناسب ہے، وہ بھی بے وقت ہرگز نہ دو،
بچوں کو بہت اپنے پاس بھی نہ رکھو، کہ وہ لٹکٹ ہو جائیں، موقع
سے لو، ان کو لے کر بے فکری سے نہ لیٹو کہ سو جاؤ، جیسے کہ اکثر
بیبیاں بچوں کو لے کر سو جاتی ہیں، نہ گھر کی خبر نہ باہر کی، مرد
بھی پریشان ہیں اور عورتیں بھی، مگر انھیں کچھ پروا نہیں، اور
بچہ بھی ماں کو نہیں چھوڑتا، بس کشمکش میں جان ہے، یہ طریقہ
اچھا نہیں ہے، صبح دن چڑھے تک سونا منحوس ہے، ایسی سونے
والی بیبیاں نماز سے محروم رہتی ہیں یہ بہانہ مل جاتا ہے کہ کپڑے
نجس ہیں، یہ کفران نعمت ہے، خدا نے اولاد دی، اس کے

عوض نمازیں کھو بیٹھیں، خدا مجھے اور ہر مسلمان کو ان خصلتوں سے محفوظ رکھے آمین۔

بچوں کی ابتدا خدا کے نام پر کرو، کوئی اور لفظ نہ کہنے پائیں ایسی باتیں نہ سکھاؤ جو آج کل رائج ہیں، کہ بچپنے سے انگریزی ہندی الفاظ سکھائے جاتے ہیں، ایسے الفاظ ان کے سامنے نہ نکالو، بچہ بہت جلد سیکھ لیتا ہے، ان باتوں سے خوش نہ ہو بلکہ افسوس کرو، ان کی زبان پر نام خدا و نام رسول رواں کرو، اس طرح سے کہ خدا کی وحدانیت و قدرت کا پورا یقین ہو جائے، جو چیز تم سے مانگے کہو خدا سے مانگو، اور جو چیز دو کہو کہ خدا نے دی ہے، ہر طریقہ سے ان کے دل میں ایمان کی قوت پیدا کرتی رہو، ان کے ہر کام کی ابتدا بسم اللہ کے ساتھ کرو، ان کو وہ کلمہ سکھاؤ کہ خدا و رسول کو پہچانیں، جب ان کو سمجھ آجائے تو ان کو کلام مجید کی چھوٹی چھوٹی سورتیں، سورۂ اخلاص و سورۂ کوثر وغیرہ کا ایک ایک لفظ سکھاتی رہو مع ترجمہ کے، رفتہ رفتہ بڑی سورتیں یوں ہی آگے چل کے سیکھ جائیں گے۔

بُری صحبتوں سے دور رکھو، ہر وقت خیال کرتی رہو کہ ان کی طبیعت کسی اور طرف مائل نہ ہو، ان کی ضد پوری نہ کرو، مانگنے سے پہلے ان کی خواہش پوری کر دو تاکہ ضد نہ پیدا ہو، ان کے ساتھ ایسا انداز رکھو کہ وہ تم سے بے خوف نہ ہوں، تمہارا

اشارہ اُن کو کافی ہو، بہت مارنے اور بار بار کہنے سے بچے بے حیا ہو جاتے ہیں، بس اشارہ سے کام لو، ہر وقت ٹیڑھی باتیں نہ کرو، تھوڑی خطا پر سمجھا دو، غصہ میں کوئی الفاظ بے جا نہ نکالو، کہ پچھتانا پڑے، ان کی طرف سے کسی کو برا نہ کہو، بلکہ انھیں کا قصور سمجھو، ان کا کہنا نہ مانو، ہر ہر بات کی جانچ کرتی رہو، دوسرا شخص جو کہے اُس کا یقین کرو، مگر تھوڑی دیر کے لیے جب تک تحقیق نہ کر لو، بچے خوف سے مکر جاتے ہیں، اگر تم ان کی پاسداری کروگی تو ان کو پھر موقع ملے گا، اگر کوئی پڑی چیز اُٹھالیں تو فوراً اُسی جگہ رکھوا دو، اگرچہ دور ہی کیوں نہ ہو، اگر تم اُس جگہ تک جا سکتی ہو تو جا کر سامنے رکھواؤ، کہ آئندہ احتیاط رہے، کسی غیر کی چیز کے سامنے کھڑا نہ ہونے دو، اور اگر وہ رہے تو حد ادب میں رہ کے واپس کر دو، جھوٹ اور چغلی سے روکتی رہو، مار کر ہنسو نہیں، ان سے بے تکلف ہو کے باتیں نہ کرو کہ وہ بے حجاب ہو جائیں، اُن پر اپنی محبت کا اظہار نہ کرو کسی بات میں اُن کی بے جا طرفداری نہ ہو، سب بچوں کو ایک نظر سے دیکھو، ایک کو دوسرے پر ترجیح نہ دو کہ ایک دوسرے کو ذلیل سمجھیں، کبھی بچوں کو ہاتھ میں پیسہ نہ دو خود مناسب سمجھ کر چیز منگا کر سب کو برابر تقسیم کر دو، بچوں کے ہاتھ میں پیسہ دینا اُن کی ہر خواہش پوری کرنا بڑی غلطی ہے، یہ محبت نہیں، بلکہ عداوت

ہے، لڑکیوں کے پردہ کا بہت لحاظ رکھو، جس وقت سے ان کو سمجھ آئے ہم عمر لڑکوں سے علیحدہ رکھو، ان سے بات کرنے کا موقع نہ دو بلکہ لڑکوں کے پاس بھی تنہا نہ رہنے دو، ہنسی مذاق سے روکتی رہو، ان کو بے موقع کہیں آنے جانے نہ دو، اپنے ساتھ بھی ہر روز ہر جگہ لے جانا بھی مناسب نہیں اگرچہ چچا اور ماموں ہی کا گھر کیوں نہ ہو؛ گھر سے ممانعت نہیں، بلکہ راستہ کا خیال ہے، اور ان کے شوق میں ترقی ہونے کا خوف ہے، آج تمہارے ساتھ گئیں، کل کسی اور کو ساتھ لے کر جائیں گی، ہر کام میں انجام پر نظر رکھو، یہ تعلیم بچوں اور بچیوں کی ضروری ہے، بچیوں کے پردہ کا زیادہ خیال رکھو، ہر بری بات میں روک ٹوک کرتی رہو ان میں کسی قسم کی آزادی پیدا نہ ہو سکے، کپڑے اور زیور اپنی خوشی کے مطابق پہناؤ، ان کی رائے پر نہ چھوڑو، گزشتہ زمانہ کی حالت پر نظر رکھو، اس کے خلاف نہ کرو، بے جا کتابیں نہ دیکھنے دو، نماز پڑھنے اور قرآن و حدیث دیکھنے کی تاکید کرتی رہو؛ ادب لحاظ سکھاؤ، بہت بات کرنے سے روکو، کثرت کلام بے وقوفی کی دلیل ہے، بچیاں کم سخن اور شرمیلی بھلی معلوم ہوتی ہیں، کم سخنی و شرم شریفوں کے انداز ہیں، بچیوں کو کاہل نہ بناؤ، اُن سے کام لیتی رہو، کپڑے سلواؤ، کھانے پکانے میں شریک رکھو، کوئی ہانڈی خاص انھیں سے پکواؤ، خانہ داری کا

میں شریک کرتی رہو کہ ان کو مہارت ہو، اور بخوبی اس سے
واقف ہو جائیں، حساب خانہ داری انھیں کے ہاتھ میں رکھو، مگر
تم ان سے حساب لیتی رہو، کپڑے وغیرہ کے لینے دینے، اور
ان کے بدن کی صفائی کا وہی خیال رکھو جس کی بابت میں لکھ
آئی ہوں، یہاں تک کہ جتنی ضرورتیں تمھیں پیش آتی ہیں اور
وہ ان کو بھی بھگتنی ہیں، وہ سب ان سے پوری کراتی رہو انھیں
پر نہ چھوڑ بیٹھو کہ ان کے چلے جانے سے تمھیں مصیبت پیش آئے
ہر کام کو الٹتی پلٹتی رہو کہ کرنے کی عادت رہے، غرض یہ کہ تم
نہ لڑکیاں کسی کام میں محتاج رہیں، کتر بیونت اور دست کاری
میں ایسی مشاق رہیں کہ دوسروں کو ان سے مدد ملتی رہے،
سلیقہ شعار عورتوں کے لئے یہ سب سے زیادہ ضروری ہے،
اگر یہ باتیں ہوئیں تو قلیل آمدنی میں بھی آرام پا سکتی ہیں، جہاں
تک ممکن ہو اور معیوب نہ ہو بچیوں کو ہر کام کا عادی بنانا چاہئے
کسی وقت وہ بیکار نہ رہیں، آج ان کی محنت اگر تم سے نہیں
دیکھی جاتی تو کل تم دیکھ سکو گی، جب انھیں پہاڑ اٹھانا پڑے گا
اور اس وقت پھر یہی مثل ٹھیک اترے گی، کہ اب پچھتائے کا
ہوت، جب چڑیاں چگ گئیں کھیت، تربیت کے سلسلہ میں یہ بھی
ہے کہ میں تمھیں بچوں کے امراض کے علاج بتا دوں، جہاں حکیم
ڈاکٹر نہ ہوں یا کوئی اور مجبوری ہو وہاں ان سے کام لیا جا سکتا

ہے، ورنہ بہتر یہ ہے کہ حکیموں اور ڈاکٹروں سے رجوع کیا جائے اور علاج میں غفلت نہ برتی جاوے۔

چھوٹے بچوں کا علاج

بعض بچوں کو زچہ خانے سے شکایتیں پیدا ہو جاتی ہیں، کبھی زہر کے دانے نکل آتے ہیں، کبھی پیٹ میں درد اُٹھتا ہے کبھی پسلی کی شکایت، کبھی سینہ جکڑا ہوتا ہے، اسی طرح ایک نہ ایک مرض کھڑا رہتا ہے، اگر مائیں تجربہ کار ہوئیں، تو مرض بڑھنے نہیں پاتا، اگر ناتجربہ کار ہوئیں تو مرض بڑھتے بڑھتے کام تمام کر دیتا ہے، اگر حکیم و ڈاکٹر موجود ہوئے تو آسانی ہوتی ہے مگر وقت پر اتنا روپیہ نہ ہوا کہ روز فیس دی جائے، ان کی خاطر کی جائے، تو پھر دشواری ہے، اس لئے ہر عورت کو ضرور ہے کہ ایسے ایسے آسان نسخے یاد رکھے کہ دقتیں نہ اُٹھانی پڑیں۔

بہت سے مرض ایسے ہیں کہ حکیم و ڈاکٹر بھی نہیں پہچانتے، کیونکہ بچوں کا علاج کچھ عورتیں ہی خوب کر سکتی ہیں، وہی بچوں کی ظاہری باطنی شکایتیں جانتی ہیں، تم بھی چاہو تو تجربہ کار بنو اور رفتہ رفتہ تجربہ حاصل کرو، شروع میں زچہ خانے میں کڑوا تیل لگانے کا زیادہ رواج ہے، خاص کر دیہات میں گرمی میں بچوں کے سر میں دانے پیدا ہو جاتے ہیں، اگر تو تے کے

خیال سے اس کا استعمال جاری رکھتے ہیں، اگر گرمی ہو تو کچھ روز تیل موقوف کر دو، دوسری دوائیں بتاؤں گی استعمال کرتی رہو، شکایت موقوف ہونے پر پھر وہی تیل کام میں لاؤ
کڑوا تیل بچوں کے لئے دیہاتی حیثیت سے بہت مفید ہے، اگر سر میں دانے ہیں اور بدن میں بھی تو دوسری دوا بنا لو، وہ زہر کو سفید ہو گی، ٹھنڈی دوائیں زچہ خانے میں نہ دینا چاہئیں وہ جو میں ابھی بتاتی ہوں، اس سے انشاء اللہ فائدہ ہو گا:۔
نرکچور، زیرہ سفید، چاکسو، ان سب کو باریک کوٹ چھان کر رکھ لو، نہار منہ روز چھ ماشہ پھانک لیا کرو، اسی سے انشاء اللہ دانے بھی موقوف ہو جائیں گے، قے اور پیٹ کی خرابی کو بھی یہ نسخہ مفید ثابت ہو گا۔
بچہ پیدا ہونے سے پیشتر بجائے ناریل و مصری کے اگر اسی کا استعمال رکھو تو بچہ بہت تندرست رہے گا، یہ شکایتیں نہ ہوں گی، کڑوے تیل کی جگہ پر یہ دوائیں لگاؤ، کمیلہ، مردار سنگ کافور پیس کر ناریل کے تیل میں ملاؤ، اور جہاں دانے ہوں وہاں لگاؤ، اگر کان کے میل کی وجہ سے کچھ شکایت ہو گئی ہو تو کان میں یہ دوائیں لگا کر خشک ٹھنڈی چھیر ٹک دو فائدہ ہو گا ایسے چھوٹے نسخے یاد رکھو کارآمد ہوں گے، اگر کان میں درد ہو تو یہ کرو:۔

پہلے سکھ درشن کی پتی کا عرق نکال کر گرم کر کے ڈال دو، اس سے اگر کم نہ ہو تو ماش کی پتی کا عرق ڈالو، اگر یہ وقت پر موجود نہ ہو تو پان بنگلہ ہو یا دیسی میں لونگ، سیاہ مرچ، تمباکو منہ سے چبا کر کپڑے میں لے کے کان میں چھوڑ دو، اگر سردی سے درد پیدا ہو گیا ہو تو اجوائن بھی شامل کر لو، اگر ریاحی ہو تو سونف منہ سے کچل کر ڈالنا مفید ہے، اگر زکام کا درد ہے اور بچہ ہوشیار ہے کہ وہ برداشت کر سکتا ہے تو یہ علاج بہت مفید ہے گل بنفشہ یا بنفشہ جوش کر کے اس طرح سے بھپارہ دو کہ کان کے اندر اچھی طرح سے بھاپ پہنچتی رہے، اور خوب بند رکھو کہ ہوا نہ لگے۔ دیر تک اس پہ کان رکھے رہو، جب بھاپ کم ہو جائے تو ہٹا لو، مگر فوراً نہ کھول دو، جب پسینہ آ گیا ہوا خشک ہو جاوے تب کھولو، لیکن اس وقت بھی ہوا سے احتیاط سے رکھو، شبنم سے بھی بچاؤ، انشاء اللہ بہت جلد شکایت جاتی رہے گی، اگر تین روز ایسا ہی کرو تو بالکل شکایت نہ رہے گی، تجربہ ہوا ہے۔

آنکھ کا درد

اگر آنکھیں آ جائیں تو جوشاندہ پلاؤ، اور لیپ بھی استعمال کرو، لیپ یہ ہے، رسوت زرد ۲ ماشہ، ہلیلہ زرد ماشہ، پٹھانی لودھ ماشہ، آنبہ ہلدی ماشہ، سفیدہ کاشغری ماشہ، ہیرا کسیس مقشر ماشہ، شب یمانی بریاں ماشہ، سبز مکو کی پتی کے

عرق میں پیس کر باریک گولیاں بنا کے، وقت پر گھس کر گرم کر کے لیپ کر دو، اگر آنکھوں میں درد زیادہ ہو تو افیون اور زعفران چار چار ماشہ شامل کر لو، بہت مفید ہے، اگر آنکھیں گرمی سے آگئی ہیں تو امرود کی پتی باریک پیس کر پھٹکری بریاں باریک کر کے پتی کو گرم کر کے اور پھٹکری چھڑک کر باندھ دو، فوراً انشاء اللہ درد جاتا رہے گا، اکثر سفیدہ بھی کسی کو مفید ہوتا ہے، کسی کو چاکسو۔

گھٹی

گل بنفشہ، بادیان، بیخ کاسنی، برگ گاؤزبان، مویز منقیٰ، انجیر ولایتی، اصل السوس مقشر، گل سرخ، تخم خبازی، سپستان، عناب ولایتی، منڈی، برگ سناء کی، جوش کر کے خمیرہ بنفشہ میں ملا کر خود بھی پینا چاہیے، اور بچہ کو بھی دینا مفید ہے۔ بچہ کو گھٹی پلاتے وقت اس میں مغز بادام نصف گھس کر پلا دو۔

پیٹ کا درد

پودینہ خشک، بادیان، الائچی سفید، نمک سیاہ پانی میں پیس کر پلاؤ، اگر دست بھی آتے ہوں تو ان میں تیز پات ملا کر جوش دے کر پلاؤ، اگر زکام ہوا و پیٹ میں بگاڑ ہو تو یہ دوا دو، گل بنفشہ، بادیان، بیخ کاسنی، برگ گاؤزبان، مویز منقیٰ جوش دے کر شربت بنفشہ

ملا کر پلاؤ۔ اگر متلی ہو تو سکنجبین نعناعی ملا کر پلاؤ۔

پیچش

اگر پیچش ہو اور آنوں بھی آتی ہو تو یہ دوا دو، لعاب برگ گاؤزبان
لعاب بیشہ خطمی، لعاب اسبغول مسلم گرفتہ، اگر خون آتا ہو تو اس نسخہ میں
شیرہ گلنار فارسی زیادہ کر دو، اگر پاخانہ ملین اور بار بار ہوتا ہو، اور
بچہ کی کمزوری بڑھتی جاتی ہو تو عود غرقی، اصل بادیان، زیرہ سفید،
جوش دے کے اس میں زہر مہرہ خطائی گھس کر ملا دو اور دن میں کئی بار
پلاؤ بہت مفید ہے، اگر متلی ہو تو بجائے زہر مہرہ خطائی کے زرشک
بھی دانہ پیس کر ملا دو، اگر لڑکا دُبلا ہو گیا ہو، پاخانہ بھی بہت آتا ہو اور
وہ پھولا پھولا سا ہو اور منھ میں مکھیاں بھی لگتی ہوں تو یہ علامت سوکھے
کی بیماری کی ہے، بچوں کو اکثر ہو جاتی ہے، پہلا نسخہ جو ابھی بتا چکی ہوں
پلا کر دیکھو، اگر اس مرض کی ابتدا ہے تو انشاء اللہ فائدہ ہوگا، اگر نہ ہو
تو گولر کا دودھ اور دودھیا کتھ اس میں ملا کر پلاؤ، اگر چالیس روز استعمال
کر دگی تو انشاء اللہ پھر شکایت نہ رہ جائے گی، بارہا تجربہ کیا گیا ہے، یہ
بھی سن لو کہ یہ عارضہ اکثر اوپر کا دودھ پلانے سے ہو جاتا ہے۔ اس کی
بہت احتیاط رکھو، یہ مرض بہت خطرناک ہوتا ہے، بچہ سوکھتا چلا جاتا ہے،
مرض بڑھتا جاتا ہے، آخرکار کام تمام ہو جاتا ہے۔

پسلی اور سینہ

اکثر بچوں کو پسلی کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے، اسی سے نمونیہ
پیدا ہو جاتا ہے، اس کی جلد خبر لینا چاہیے، اگر بچہ کی سانس ناک
سے لینے میں کھنچتی ہو اور پسلی میں گڑھا بھی پڑجاتا ہو تو فوراً ہینگ
اور انڈے کا تیل لگا دو، یا ایلوا لگا کر بنگلہ پان کرکے باندھ دو،
ایلوے کا لیپ بھی گرم کرلو، اکثر تھوڑی شکایت میں یہ دوا بھی نفع بخش ہے
اگر سینہ بھی جکڑا ہو اور پسلی کی شکایت بھی ہو یہاں تک کہ نمونیہ کا پورا
اثر ہو تو یہ دوا کرو، مصطگی رومی ۱ ماشہ، بابچھڑ ۲ ماشہ، موم خالص، مغز بادام ۱ عدد، روغن
گل، مصطگی اور بابچھڑ کو باریک کرکے بادام کو اتنا پیسو کہ تیل نکلنے لگے،
پھر موم ۱ تولہ اور روغن خالص میں یہ سب ملا کر آگ پر رکھ دو اور پھر لکڑی سے
ایک جان کرلو، پھر ڈبیہ میں رکھ دو، پسلی اور سینہ میں ہاتھ گرم کرکے
لگاؤ، اس طرح دن میں کئی بار ملو اور روئی کا پھل گرم کرکے رکھ دو،
یہ نسخہ نہایت مفید ہے، تجربہ ہوتا رہتا ہے، رائی کا پلاسٹر بھی بہت مفید
ہے، مگر یہ بچے برداشت نہیں کرسکتے، یہ بڑوں کو بھی اور چھوٹوں کو
بھی مفید ہے، اگر پیٹ میں اپھارہ ہو پاخانہ نہ آتا ہو اور بخار بھی ہو
تو یہ سمجھ لو کہ پیٹ کی تکلیف سے بخار آگیا، کسٹرائل پلا دو، دو ایک
پاخانہ کے ہونے سے یہ تکلیف دفع ہو جائے گی، اگر وقت پر یہ نہیں
ہے تو مکوئے خشک ۳ ماشہ، دھنیہ خشک ۳ ماشہ، نمک سیاہ ۳ ماشہ جوش دے کے پلاؤ،

اس سے پاخانہ ہو جائے گا، یا دھوراکر دو، چنے کی دال بریاں، بارنگ
کی بھوسی، نمک سیاہ پیس کر گرم کر کے دھوراکر دو، جلد خبر لو، کیونکہ اکثر
قبض سے پسلی کی شکایت ہو جاتی ہے اور کبھی ٹھنڈک سے بھی، اگر
یہ نسخہ تیار رکھو تو وقت پر دقت نہ ہو، چھوٹی ہڑ، پودینہ
ادرک، ہینگ، نمک سیاہ، سہاگہ بریاں، ان کو جوش دے لو کہ
ہڑ نرم ہو جائے، پانی اس قدر ڈالو کہ ان میں جذب ہو جائے،
باقی نہ رہے، جب یہ خشک ہو جائیں، پھر لیموں کے عرق میں
ڈال کر کسی ہانڈی میں بھر کر رکھ لو، ضرورت پر تم بھی کھاؤ، اور
بچہ کو بھی ہاتھ سے مل کر کھلاؤ قبض نہ رہے گا، اگر پھپھوند بھی
لگ جائے تو کوئی ہرج نہیں، کھاتی رہو، اگر دھوپ میں رکھ دو
تو اثر کم نہ ہوگا، یہ بھی تیار رکھو مفید ہے، عرق ادرک، عرق پودینہ
عرق لیمو، چار نمک جو مشہور ہیں ایک ایک تولہ ملا کر بوتل میں رکھ دو
کھانے کے بعد ایک چھوٹا چمچہ کبھی کبھی ضرورت پر دے دیا کرو، کسی
چیز کا عادی نہ ہونے بناؤ، ان بچوں کے لئے یہ بھی مفید ہے جن کو
قے بھی آتی ہو اور پاخانہ بھی یہ چٹکی بنا کر رکھ لو، بنس لوچن کبود،
دانہ ہیل خورد، زرنباد، پوست زرد ترنج، گل سرخ، بادیان،
زیرہ سفید، نمک طعام، دانہ ہیل کلاں، مصطگی رومی، زرشک،
بہیدانہ، یہ سب باریک پیس کر چٹکی بنا کر رکھ لو، بچوں کو ضرورت
پر دیتی رہو، اگر دست بھی ہیں خون اور آؤں بھی ہے تو یہ دوا

کرو، آملہ خشک، دھنیا خشک، زیرہ سفید، بادیان سب برابر لے کر نصف کچا اور نصف بریاں کر کے باریک پیس لو، تھوڑا تھوڑا دیتی رہو، اگر خون اور آؤں بہت ہے تو یہ علاج انشاء اللہ مفید ہوگا، احتیاطاً یہ بھی نسخہ رکھنا ضروری ہے، خدانخواستہ اگر پتھری کی شکایت ہے، تو علاج جلد کرو، یہ مرض بہت تکلیف دہ ہے، اس کے لئے آسان اور مجرب نسخہ یہ ہے، گیندے کی پتی کا عرق، ۲ تولہ سیاہ مرچ پیس کر ملا کے پلاتی رہو، سفید الائچی کا استعمال رکھو، بڑوں کے لئے زیادہ تعداد ادویہ کی ضرورت ہے، عرق ۵ تولہ، سیاہ مرچ ۵ عدد

اب باب تربیت بفضلہ تعالےٰ ختم ہو گیا، گھر کا مسئلہ چھیڑا جاتا ہے۔

گھر کی صفائی

گھر میں ایک جگہ خاص اپنی کر لو، ایک کوٹھری ہی سہی، مگر وہ مرضی کے موافق ہو، جس میں آرام دہ چیزیں موجود ہوں، مثلاً کھونٹیاں، الماریاں، نہچہ جہاں ہاتھ دھوئے جاسکیں اور وضو کیا جاسکے، نالی جس سے پانی نکل جائے، روشن دان جس سے روشنی اور تازہ ہوا آئے، وسعت کم سے کم ایسی ہو کہ ایک چارپائی اور ایک تخت اور ایک چوکی آسکے، تخت پر ایک صاف چادر بچھی ہو کہ بیٹھنے والے بیٹھ سکیں، اور چارپائی پر بستر لگا ہو کہ آرام لینے والے آرام لے سکیں، احتیاطاً پلنگ پوش اس پر ڈال دیا جائے،

کہ چار روز میں میل کھا کے بدشکل نہ ہو جائے، تخت پر فقط چادر ہی نہ ہو اس کے نیچے دری یا قالین بچھا ہو قالین پر چادر بچھاؤ، اس پر داہنے بائیں تکیہ لگاؤ، ایک چولھا کوئلہ یا تیل سے جلنے والا موقع سے رکھو، ڈبیہ اور دیا سلائی وغیرہ موجود رکھو کہ وقت پر تم کسی کی بیٹھے بیٹھے خاطر کر سکو، الماریوں میں چار کا سٹ اور چار، شکر وغیرہ سب ٹھیک رکھو، جب ضرورت ہو تمھیں کہیں اُٹھنا نہ پڑے، سب چیز اسی جگہ موجود رہیں، صبح سویرے اُٹھ کر ناشتہ چار سب تیار کر لو، اگر چار تیار کرنا چاہو تو پانی چڑھا کر نماز پڑھ سکتی ہو، کلام مجید کی تلاوت کر سکتی ہو، بعد فراغت نماز پھر چار تیار کر لو، کمرہ بہت صاف رکھو اگالدان بھی ضرور ہو، زمین پر تھوکنے سے غلاظت و بیماری پیدا ہوتی ہے، اگر ممکن ہو تو کئی اگالدان رکھو، طشت، لوٹا، صراحی، گلاس بھی کئی ہوں، اور دو ایک گھڑے بھی موجود رہیں، اور ضرورت کے لیے پانی موجود رہے، لوٹا تخت اور زمین پر نہ رکھو، چوکی اسی لئے بنی ہے، طشت چوکی کے پاس رکھو، وضو چوکی پر بیٹھ کر کرو، نماز پڑھ کر جانماز کھونٹی پر لٹکا دو، کھانے پینے کا سامان انبار رکھو کہ کم سے کم ہفتہ کے اندر کسی چیز کی ضرورت نہ ہو جب اپنے کمرہ کو صاف رکھنے کی عادی تم ہو جاؤ گی، تو گھر بھی میلا نہ دکھائی دے گا، پھر گھر میں جو چیز بے موقع پاؤ تم اسے قرینے سے رکھ دو، جھاڑو دونوں وقت دلاتی رہو، ہر جگہ ایسی رکھو کہ وضو اور نماز بفراغت ہو سکے، اگر ہر جگہ

تخت نہ ہوں تو چٹائی ضرور رکھو، جو کمرہ ٹھنڈا دیکھو اُس میں فرش، تکیہ، پنکھے اور دوسری آرام کی چیزیں مہیا رکھو، اگر یہ آرام والی چیزیں موجود رہیں گی تو ہر شخص یہاں آرام لینے کی غرض سے آئے گا. کوٹھری جس میں جنس وغیرہ رکھی جاتی ہے اس کو ہر روز دیکھتی رہو، اس میں یہ خیال رہے کہ ہر چیز ترتیب سے ہو کہ آسانی سے نکال سکو، چوہے وغیرہ نقصان نہ کریں۔

کپڑے کے بکس دوسری کوٹھری میں اپنی اپنی جگہ پر رکھو، اس میں کوئی چیز کھانے کی نہ رہے کہ چوہوں سے نقصان پہونچے۔ ان بکسوں کو برابر دیکھتی رہو کہ تمھاری غفلت سے کیڑے نہ لگ جائیں۔

مہمان کی خاطر مدارات

جو مہمان تمھارے یہاں آئے بہت خوش ہو کہ خوش نصیب ہی کے یہاں مہمان آتے ہیں، اُن پر کھانے میں تنگی نہ کرو، وہ تمھارے حصّہ سے نہیں کھائیں گے، تمھارے کھانے میں کمی نہ آئے گی، خدا تمھیں اور زیادہ دے گا، اپنے سے زیادہ بہتر کھلاؤ، کبھی دل تنگ نہ ہو، اُن کے لیے اچھی جگہ جہاں آرام سے رہ سکیں انھیں دکھا کر وہاں چارپائی بستر ٹھیک سے لگا دو، ان کے چاء اور ناشتہ کی فکر رکھو کہ وقت پر پہونچے، اس کی آتے جاتے خبر لو کہ کوئی اور تو ضرورت نہیں ہے جب وہ جانے لگیں تو کچھ تحفہ بھی ساتھ کر دو، اور اگر تمھارے

یہاں زیادہ دن ٹھہرنا چاہیں تو ان کے ساتھ وہی معاملہ رکھو جو دو
دن کے مہمان کے ساتھ ہوتا ہے، زیادہ رہنا سمجھ کر لاپروا نہ ہو جاؤ
بلکہ اور زیادہ خاطر کرو، ان کی کل ضرورتیں اپنی ضرورتیں سمجھو، ہر
وقت ان سے خوش ہو کر بولو، اگر وہ اپنا انتظام علیحدہ کریں، تو تم
اُن کے کاموں میں مشورہ دیتی رہو، اگر وہ نوکر نہیں رکھ سکتیں تو
تم اپنی ماماؤں پر ان کی خدمت کے لئے زور ڈالتی رہو، اگر وہ
کام کرنے سے آنکھ چرائیں تو تم آپ کرو، اور انھیں کے سامنے
خوب سخت سُست کہو، اگر وہ خود اپنے ہاتھوں سے پکاتی ہوں
تو ماماؤں کے مقابل بیٹھ کر پکانا منظور نہ کرو کہ انھیں وہ ذلیل سمجھیں
بلکہ اپنے چولھے پر رکھوا دو، اور اپنی ہانڈی اُتار لو، پھر آئندہ
مامائیں ان کی عزت کریں گی، اس وقت کے نوکروں کا عام دستور
ہے کہ اپنے گھر والوں کے سوا دوسروں کو نہیں دیکھ سکتے، ہر وقت
ان کی مدد کرو، کھانا اپنے دسترخوان پر کھلاؤ، اگر وہ کسی وجہ سے
اس کو گوارا نہ کریں تو جو نئی چیز تمھارے یہاں پکے برابر دیتی رہو
اور اس کی کسی کو خبر نہ ہو، اُن کی کسی بات پر اعتراض نہ کرو، اگرچہ
تمھارے خلاف ہو، اگر کچھ قرض دو تو تقاضہ نہ کرو، خود دے دیں
لے لو، کوئی بات ایسی نہ کہو کہ ان کو ناگوار ہو کہ وہ یہ سمجھیں کہ ہمارا
رہنا انھیں دوبھر ہے، کوئی بات اگر کہو بھی تو نوکروں کے سامنے
نہ کہو، وہ بے تمیز دل کے چھوٹے ہوتے ہیں موقع بے موقع کہہ ڈالتے ہیں۔

چچا، ماموں، خالہ، پھوپھی

اپنے چچا، ماموں، خالہ، پھوپھی کی عزت کرو، اگر پاس ہوں تو ہر وقت خبر لیتی رہو، اگر دور رہوں تو رات کو جا کر بہت اخلاق سے ملو، اگر تم سے عمر میں چھوٹے اور رشتے میں بڑے ہیں جب بھی اُن کا ادب کرو، جو کہیں وہ بہ دل منظور کرو، اگرچہ ناگوار ہو، ایسے رشتے کی بہنوں کو حقیقی بہن سمجھو، ان سے محبت کرو، ان کو کبھی کبھی اپنے گھر میں بُلا کر ان کی خاطر کرتی رہو، جو چیز تمھارے گھر میں ہو ان کو بھیجتی رہو، دعوت وغیرہ میں ان کو سب سے پہلے بلاؤ، انھیں اپنی رائے میں شریک رکھو، خالہ، پھوپھی کو کوئی بے ادبی کی بات نہ کہو، اس کا لحاظ رہے انھیں سُنانا گویا ماں باپ کو سُنانا ہے، اگر انھیں قرض بھی دو تو بھُولے سے بھی تقاضہ نہ کرو، نہ دل لگا رکھو کہ تکلیف ہو، اگر غریب ہوں تو چھپ چھپ کے مدد کرتی رہو، کبھی نہ یاد کرو کہ ہم نے یہ کیا ہے وہ کیا ہے اگر وہ کچھ کرنا چاہیں اور اتنی وسعت نہیں نہ رکھتیں اور کرنا ضروری ہے تو اگر تم اتنا مقدور رکھتی ہو، تو تم کر گزرو، لیکن کسی پر ظاہر نہ ہو کہ وہ شرمندہ ہوں بشرطیکہ تمھارے شوہر اور سسرال والوں کے خلاف نہ ہو، اُن کی عزت اپنے ماں باپ کی عزت سمجھو، لڑکیوں میں آج کل یہ پابندی اور

اخلاق میں نہیں دیکھتی، اگر کچھ روز یہی حالت اور رہی تو اولاد یہ بھی نہ سمجھے گی کہ ہمارے رشتہ داروں میں کوئی اور بھی ہے یا نہیں، اگر تمھیں کرتے دیکھیں گی تو انکی بھی ہمت ہو گی۔

شوہر کے حقوق

جس کے ساتھ تمھاری شادی ہو اگر وہ مفلس ہو تو تونگر سمجھو، انکی عزت کرو، جو کہیں ان کے خلاف نہ کرو، بغیر اجازت کسی کام میں ہاتھ نہ لگاؤ، ان کی خوشی اپنی خوشی پر مقدم رکھو، ہر وقت ان کے آرام کی فکر رکھو، جو کچھ تمھیں دیں خوش ہو کر لے لو، اور جس کام کو کہیں ایسی خوبی کے ساتھ کرو کہ وہ خوش ہو جائیں، انھیں اس قدر آرام پہونچاؤ کہ وہ بے فکر ہو جائیں، اور انھیں اپنی قلیل آمدنی سے تکلیف نہ ہو، زندہ دل ہو کر رہیں، اپنے ہم نشینوں میں عزت پائیں، ان کی ضرورت اپنی ضرورت سے پہلے پوری کرو، انھیں جہاں تک ممکن ہو اچھا کھلاؤ، کپڑے ان کے مفلسی کے دور میں خود سی کر پہناؤ، کام ان کے سب اپنے ہاتھ سے کرتی رہو، کسی پر نہ ڈالو، چار ناشتہ وقت سے پہلے تیار رکھو، کوئی بات فکر کی ان سے نہ کہو، فرمائش نہ کرو، اگر وہ نہ کر سکیں گے تو ملال ہو گا، تمھاری قسمت میں ہے تو ضرور ملے گا، فرمائش بیکار ہے جو ضرورت ہو حتی المقدور تمھیں پوری کیا کرو، ان کے دل کو تکلیف نہ دو

بعضے متحمل نہیں ہو سکتے، انھیں سخت تکلیف ہوتی ہے، جب مرد گھر میں آئیں، آتے ہی کوئی تردد والی بات نہ کہو، معلوم نہیں کس خیال میں آئے ہوں اور کیا خیال پیدا ہو جائے، کھانا کھاتے وقت ایسی دلچسپی کی باتیں کرو کہ وہ خوش ہو کر کھائیں بے فکری میں دال مثل قورمہ کے معلوم ہوتی ہے، فکر و تردد میں ہزار نعمت زقوم ہو جاتی ہے اس کا تجربہ ہو چکا ہے، بعض بیبیاں آتے ہی تمام قصہ کہہ سناتی ہیں، اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا دشوار ہو جاتا ہے، آخر وہ بھوکے اٹھ جاتے ہیں، خدا بھی ناخوش ہوتا ہے اور وہ بھی، ایسی عقل سے خدا بچائے اگر خدا نے تمھیں کچھ بھی لیاقت دی ہے تو ان کے غم غلط کرو۔ مصیبت بٹاؤ، لگی بجھاؤ، آرام و تکلیف میں حصہ لو، اگر انھیں فکرمند دیکھو تو کوشش کرو کہ یہ پریشانی دفع ہو جائے اگر قرضدار ہو جائیں تو تم اپنی دستکاری و محنت سے سبکدوش کر دو یا تمھارے پاس نقد ہو تو ہاتھ میں رکھ دو، یا زیور اتار کر دے دو کہ یہ ادائے قرض کے لیے ہے، اگرچہ وہ تمھارے میکہ کا کیوں نہ ہو، تم بلا تکلف اتار دو کچھ خیال نہ کرو، ان پر اپنا احسان نہ رکھو یہ نہ سمجھو کہ ہم نے ایسا کیا ہے، ورنہ کیا کرایا بیکار ہے، ہر وقت ان کی خدمت میں ۔ ۔ د، راحت رسانی سے غافل نہ ہو، اگر وہ تمھاری خواہش کے مطابق نہیں دے سکتے تو صبر کرو۔ اس لیے کہ ان میں اتنی وسعت نہیں ہے، اگر تم عقل رکھتی ہو یا تمھاری تقدیر اچھی ہے تو اس سے

بہت کچھ آپ پیدا کر لو، کُل کام تم کرو، حُسنِ انتظام سے روپیہ
پس انداز کرتی رہو، کپڑے تم سیؤ، کھانا تم پکاؤ، بچّوں کی نگرانی
تم کرو، یہ سب روپیہ بچے گا تو تم بھی آرام کروگی، اور راحت
پہونچاؤگی، اگر روپیہ بہت کافی ہے تو میں یہ نہیں کہتی کہ آپ
تکلیف اُٹھاؤ، جو بات وہ کہیں خوش ہوکر جواب دو، اگر وہ
کسی وقت گرم ہوں تو تم نرم ہو جاؤ، جو کچھ وہ کہیں اُس پر
راضی ہو جاؤ، اگر وہ تمہارے کسی کام سے خوش نہ ہوں تو نہ
ہوں، تم اُن کے حقوق ادا کرتی رہو کہ خدا تم سے خوش رہے،
تمھیں یہ لازم ہے کہ وہ جو کچھ کما کر دیں تم اُسی کے موافق کام
کرو، تم تکلیف اُٹھا کر اُن کی ضرورتیں پوری کرو، ایسا اُجلا کارخانہ
رکھو کہ دیکھ کے ہر ایک خوش ہو، مرد کو جو کچھ میسّر ہوتا ہے تمھیں
لاکر دیتا ہے، اب تم جو چاہو کرو، تم اپنی خوش انتظامی سے
چاہو تو خاک کا گھر لاکھ کا کردو اور بدسلیقگی سے چاہو تو برباد
کر بیٹھو، مرد بیچارے کیا کر سکتے ہیں۔ دیکھو سلیقہ دنیا میں عجب
چیز ہے، منتظم کبھی پریشان نہیں ہوتا، بدنظمی سے مردوں کو اور
تمام گھر کو تکلیف ہوتی ہے، آئے دن مصیبت جھیلنا پڑتی ہے،
کبھی چین سے روٹی میسّر نہیں آتی، مرد بیچارے پریشان ہو جاتے
ہیں، مرد کہاں تک پورا کریں آخرکار وہ ہاتھ اُٹھا لیتے ہیں، اور
دوسری شادی کر لیتے ہیں، پھر یہ زندگی وبالِ جان ہو جاتی ہے

بال بچے بھی عذاب جان ہو جاتے ہیں، سلیقہ مند عورتیں ہمیشہ چین سے زندگی بسر کرتی ہیں، دیکھو جو ماہوار ملتا ہے ایسے انتظام سے کرو کہ کچھ نہ کچھ بچا رکھو، وقت پر تمھیں کسی سے مانگنا نہ پڑے اور خاوند کو کوفت نہ ہو، اور تم وقت پر سب سے بہتر نکلو سب تمھیں عزت کی نظر سے دیکھیں، تمھاری ہی خوشی سے کام کریں، مرد تمھارے مطیع و فرمانبردار ہو جائیں، تمھاری ہی نظر سے دیکھیں تمھاری خوشی سے کام کریں، سلیقہ شعاری بھی ایک ایسا حسن ہے جس کی روشنی دور تک پہونچتی ہے، ہزاروں خوبصورت بدسلیقگی کی وجہ سے بد دُ معلوم ہوتی ہیں، مرد بھی اکثر صورت پرست سے کہیں زیادہ سیرت پرست ہوتے ہیں، جو عورتیں مرد کی تابعدار و فرمانبردار ہوتی ہیں کیسے ہی بدمزاج مرد ہوں، عورتیں چاہیں تو اپنا مطیع کر سکتی ہیں، یہ کچھ دشوار نہیں ہے مگر افسوس ہے بعض بیبیاں سمجھتی ہیں کہ جس قدر تیزی دکھائیں گے اسی قدر یہ تابعدار رہیں گے، یہ خیال باطل ہے اگر وہ کچھ روز خیال بھی کریں گے تو محبت سے نہیں دنگا فساد لڑائی جھگڑے سے بچنے کے لئے، یہ محبت نہیں ہے، جو عورتیں خوف سے یا محبت سے یا دنیا کی شرم، یا خدا کے ڈر سے خدمت کرتی رہتی ہیں وہ ہی آگے چل کے محبوب ہو جاتی ہیں، مرد اُن کے آرام کے خواہاں رہتے ہیں، اُن کی دلی خواہش پوری کرتے ہیں، ان کی کوئی تکلیف گوارا نہیں کرتے جو کچھ کماتے ہیں لاکر ہاتھ میں رکھ دیتے ہیں، کبھی حساب نہیں لیتے،

وہ نہایت آرام سے بیٹھ کر زندگی بسر کرتی ہیں، یہ خوبیاں ساری عقلمندوں کو نصیب ہیں، جس کو عقل ملی بہت خوب ملی، بے وقوف اس سے محروم ہیں، خدا نے چاہا تو عقلمندوں کی دنیا و دین دونوں بہتر ہوں گے بے وقوفوں کی زندگی رو رو کر بسر ہوتی ہے، اولاد بھی ساتھ نہیں دیتی مردوں کا کیا ذکر ہے، تمھیں لازم ہے کہ اگر عقل نہیں تو فکر سے کام لو، اس سے کچھ نہ کچھ عقل آجاتی ہے۔

خانہ داری

خانہ داری کوئی ایسا آسان کام نہیں ہے، ناتجربہ کاروں کے لئے سخت دشوار ہے، گھر داری یہ نہیں ہے کہ گھر میں جو چیز ہو سر پر اُٹھا کر رکھ لو یا صندوقچہ سے روپیہ نکال کر جتنی منگا لو اور پکا کر کھا پی کے بستر پر لیٹ کے سُو رہو، کتا بلی آ رہے یا چور تمھاری بلا سے گھر داری وہ چیز ہے جس کے لئے عقل و ہمت، اخلاق و مروّت، سلیقہ شعاری، بُردباری سب بہت ضروری ہیں، اگر یہ باتیں نہ ہوئیں تو گھر داری کیا خاک ہے، بعض ناتجربہ کار بیبیوں کا خیال ہے کہ خانہ داری کوئی دشوار نہیں ہے، وہ ان معاملات کو سمجھتی نہیں، خانہ داری ایک جھنجھٹ کا کام ہے کہ جس میں پھنس کر نہ سر چھوٹتا ہے نہ پاؤں، اطمینان سے بیٹھنا دشوار ہو جاتا ہے، بقول تجربہ کاروں، جس کو بددعا دو تو یہی کافی ہے کہ تجھ پر گھر پڑے، زندگی میں

عورتوں کو دو مرحلے طے کرنے ہوتے ہیں، جن سے وہ جلد بوڑھی ہو جاتی ہیں، ایک خانہ داری دوسری بچّوں کی پرورش، اگر یہ دونوں کام سرانجام ہو جائیں تو گویا دنیا کا پل صراط طے ہو گیا، خانہ داری میں ہزار قسم کے معاملے پیش آتے ہیں، جن کے باعث بدنامی ہی بدنامی ہوتی ہے، جو بیبیاں آزاد مزاج آرام طلب ہیں، جن کو بدنامی کا مطلق خیال نہیں، ان کو کچھ دشوار نہیں وہ ہر حال میں خوش ہیں، میاں نے جو پایا ہاتھ میں دھر دیا، الٹے تلّلے کئے، کھایا پیا آرام سے ٹانگ پھیلا کر سوئیں، دنیا و مافیہا کی خبر نہ رہی، کوئی بھوکا ہو یا ننگا، ماں ہو یا بہن، رشتہ داروں، ساس نندوں کا کیا ذکر کسی کی پروا نہیں، کسی پر جا ہے کچھ گزر جائے کچھ خیال نہیں، تف ہے ایسی زندگی پر جس سے کسی کو فیض نہ پہونچے، ایسے بے فیض و کم ہمتوں کا پڑوس بھی اچھا نہیں، جہ جائے کہ یکجائی، اے بچّیو! شریفوں سے یہ خصلتیں دور ہونا چاہئیں، ان کے لئے خانہ داری، سلیقہ شعاری، بچّوں کی تربیت، شوہر کی تابعداری، حق شناسی، کنبہ پروری، بہت بڑی کامیابی و خوش نصیبی ہے، خانہ داری سے اگر تم واقف نہیں ہو تو میں تمھارے سامنے تمام معاملات خانہ داری پیش کرتی ہوں، اگر غور کروگی اور عمل میں لاؤگی تو ہمیشہ کامیاب ہوگی نہ کبھی ناکام رہوگی اور نہ کبھی تم پر اعتراض ہوگا، ہر ایک تمھارا ہمدرد اور ہاتھ بٹانے والا ہوگا، یہ یاد رکھو کہ بہو نے سسرال میں قدم رکھا، آزمائش شروع ہو گئی، یہ عام دستور ہے، اگر خدا نے تمھیں سمجھ دی ہے، تو

خوب سمجھ بوجھ کر قدم اٹھاؤ، جس وقت سے تمھارے ہاتھ میں کام دیا جائے
اُس وقت سے اپنے کو سب کا تابعدار سمجھو، ہر ایک کی نازبردار، فرمانبردار
بن جاؤ، جو تمھارے نازبردار تھے، اب تم اُن کی ناز اٹھانے والی
ہو جاؤ، گویا تم سب کی بڑی ہو، کوئی کام اپنی رائے سے نہ کرو،
ان باتوں میں اپنا مرتبہ بڑا نہ سمجھو، اُن کی رائے اور خوشی کو مقدم
سمجھو، ان سے چھپا کر کوئی چیز نہ کھاؤ، اپنی ضرورتوں کے ساتھ
ان کی بھی ضرورتیں پوری کرتی رہو مگر موقع دیکھ کر اگر وہ تمھارے
ہم خیال ہیں تو تم اُن کا ساتھ دو، اگر مخالف ہیں تو حق تلفی نہ کرو
یہ معاملے خود اپنی رائے سے سمجھے نہیں جا سکتے، دوسری اور رائیں
درکار ہیں، اپنے مُنھ میاں مٹھو بننے سے کیا ہوتا ہے، اپنے دہی
کو کوئی کھٹا نہیں کہتا، یہ ضرور ہے کہ سونا جانے کسے آدمی جانے
بسے، مگر خود رائی سے کسی کی طبیعت مشکل سے سمجھ میں آتی ہے،
یہ تسلیم ہے کہ انداز کسی کا چھپا نہیں رہتا، لیکن بیٹھ کے پوچھ کے
سُن کے، دیکھ کے جب معلوم ہوتا ہے، اگر خدا نے تمھیں توفیق
دی تو جو جیسا ہو تم بھلائی کرتی رہو، ورنہ تمھاری ہی بے صبری و
بداخلاقی ظاہر ہو گی، احسان سر جھکا دیتا ہے، اچھے برتاؤ سے
دشمن بھی دوست ہو جاتے ہیں، حق تلفی و بخل سے کچھ دولت نہیں
جمع ہو جاتی، بلکہ بُرے طریقہ سے خرچ ہوتی ہے، ایک کی بچت سے
دس کا نقصان پہنچتا ہے، دانشمندوں کو تجربہ ہو چکا ہے، اگر تمھیں

خرچ معقول نہیں ملتا، اور تم بھی کسی قابل نہیں ہو تو البتہ تمھاری مجبوری دیکھی جا سکتی ہے، جب تک تمھارے ظاہری و باطنی برتاؤ اچھے رہیں گے، اگر خدا نے تمھیں کسی قابل کیا ہے تو یہ لازم نہیں کہ بخل پر اڑی رہو، دوسروں کو نہ دو، اپنے اور اپنے بچّوں پر دل کھول کے صرف کرو، زیور بناؤ، کپڑے عمدہ سے عمدہ پہنو، جمع بھی کرو، اور گھر کی ضرورتیں مردوں پر رکھو، یہ سراسر غلطی و بداخلاقی تنگ دلی و کم ہمتی ہے، بلکہ یہ اپنی جان پر ظلم ہے، ایسوں کا کوئی ساتھ نہیں دیتا، ہر ایک مخالف رہتا ہے، اے بچیو! اگر تمھارے ہاتھ میں گھر کا کام ہے، اور تم گھر کی مالک کہلاتی ہو، تو تم خوبیوں کی بھی مالک بنو، صرف روپیوں کے ملک سے مالک نہیں ہوتا، گھر کی تمام ضرورتیں تمھیں کو پوری کرنا پڑیں گی، مہینہ اور سال کے درمیان میں جو کچھ ضرورتیں پیش آئیں گی لامحالہ تمھیں پوری کرو گی شادی بیاہ وغیرہ اور بہت ایسے کام پیش آتے رہتے ہیں کسی حال میں ٹل نہیں سکتے، اُس وقت یہ بہانہ چل نہیں سکتا کہ ہمارے پاس نہیں ہے، ہم کیسے کر سکتے ہیں، جیسا اکثر عورتیں کہہ کر ٹال دیتی ہیں، مگر پھر کیسی بدنام و ناکام ہوتی ہیں، پھر بھی وہ افسوس یہی انداز رکھتی ہیں ——— اگر تم گھر نہ سنبھالو گی، تو ہر ایک کرنے والے سے بدگمان ہو گی، کیونکہ تمھیں تجربہ نہیں ہے تم ضرورت کو ضرورت نہیں سمجھ سکتیں، علاوہ اس کے تمھیں غلّہ کا

نرخ معلوم نہ ہوگا، نہ کپڑے کی قیمت، نہ کام کرنے کا مادہ رکھو گی،
جیسا کہ دنیا میں دستور ہے، کرنا کرانا، دینا لینا، حق و ناحق سمجھنا،
گھر کی مرمت و صفائی، اور جو حوصلہ، شوق سے یا دستور کے موافق
کرنا ہوتا ہے، ان باتوں کو تم کیونکر سمجھو گی، جب یہ ہوگا تو دوسرے
کرنے والے سے بدگمانی، پھر بدگمانی سے رنجش، رنجش سے کدورت
پیدا ہوگی، کام بگڑ کے رہ جائے گا، اس وقت تم کو اپنی خاص
ضرورتوں کے سوا کوئی اور ضرورتیں معلوم نہیں ہیں، ابھی تمہیں
میری یہ نصیحتیں فضول معلوم ہوتی ہیں، بلکہ یہ خیال ہوگا کہ جو میں
کہہ آئی ہوں، اگر کریں تو اس سے بہتر کر سکتے ہیں، یا جو کر رہے
ہیں اس سے بہتر، مگر نہیں یہ محض خیال ہے، جس وقت تمہارے
ہاتھ میں گھر دیا جائے، اور ضرورتیں درپیش ہوں، تو پھر حقیقت
ساری کھل جائے، کچھ کرتے دھرتے نہ بنے، آئی ہوئی عقل
جاتی رہے، خیر قصہ مختصر اب تمہیں یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ گھرداری
میں سب سے زیادہ ضروری باتیں کون ہیں، اور کن کن چیزوں کی
روز، کن اشیاء کی مہینہ میں ضرورت ہوتی ہے، کون سی چیزیں وقتاً
فوقتاً موجود رہنا ضروری ہیں، اور ہر وقت کے لیے کیا کیا موجود
رہنا چاہیئے، یہ تو ضرور ہے کہ کرنے سے تمہیں سب معلوم ہو جائے گا
مگر بدنام ہوکے، تمہاری بدنامی سے پہلے ابھی کہنا ضروری ہے
کہ کتنا روپیہ کن ضرورتوں میں صرف ہوتا ہے، کون سے کام ضروری

ہیں، کون سے فضول۔

گھر میں علاوہ اور چیزوں کے چارپائیاں بہت ضروری ہیں، انکی کمی سے سخت تکلیف ہوتی ہے، وقت پہ مانگنا پڑتا ہے خود کو شرمندگی ہوتی ہے، دوسروں کو ناگوار گزرتا ہے، یہ لازم نہیں کہ مسہریاں ہوں، یا نواڑ کے پلنگ ہوں، بادھ کے ہوں، موٹے ہوں، یا باریک کسی طرح کے ہوں، ضرورت سے زیادہ ہوں، ایسا نہ ہو کہ مہمانوں کو زمین پہ لٹاؤ، یا خود لیٹو، دونوں باتوں میں ذلت ہے پھر یہ بھی سمجھ کہ روپیہ ان میں کس قدر خرچ ہوتا ہے، اگر تمھارے گھر میں چار چار پائیوں کی ضرورت ہے تو کم از کم آٹھ پلنگ منگوانا چاہئیں، یوں ہی ہر چیز کا اندازہ کر سکتی ہو، تخت، چوکی وغیرہ اور بہت سی ضرورتیں جن کے مہیا نہ ہونے سے سخت تکلیف ہوتی ہے، ان کا رہنا لازمی ہے، بعض چیزیں ایسی ہیں کہ جن کی دو تین سال میں ضرورت ہوتی ہے، علاوہ ان کے جو ہر وقت کام میں آتی ہیں، ان کے نہ ہونے سے کوئی کام نہیں چل سکتا، برتن وغیرہ، جتنی برتن کی چیزیں ہوتی ہیں مثلاً کڑھائی، کفگیر، دست پناہ، توا، چاقو، قینچی، سروتا، سیخیں اور چولھا، خیر اگر تمھیں سلیقہ ہے تو چولھا مٹی کا اور سیخیں بانس کی بنا سکتی ہو، مگر اور چیزیں ایسی ہیں کہ ان کے لئے دوسری صورت کسی سے ہو نہیں سکتی، بغیر چاقو و چھری، قینچی سروتہ کے کام ہرگز بن

نہیں سکتا، دوسری صورتوں سے اگر کام نکال لوگی تو درست
نہ ہوگا، اسی طرح سوپ، چھلنی باریک و موٹی، دال چھلنا، دوری
ڈلیاں، پونے باریک و موٹے، حجاب، خوان پوش، دسترخوان
بڑے اور چھوٹے کم از کم دو ضرور ہوں، خوان لکڑی کے یا سینیاں
چھوٹی بھی بڑی بھی، برتن حسب ضرورت بلکہ ضرورت سے زیادہ
ہوں، یہ سب ضروری ہیں، پتیلیاں کئی عدد تانبے والمونیم کی اور
پتیلے دو ضرور ہوں، چار سے پانچ سیر تک پکانے کو، اگر خدا انہیں
اتنی مقدرت دے تو دیگ بھی ضروری ہے، کفگیریں، کفچے کئی
عدد، ایک لکڑی کی ڈوئی کھچڑا وغیرہ گھوٹنے کے لئے، لگن کم
سے کم دو، تسلے چکنے پینڈی کے دو چھوٹے اور بڑے جن میں
نان خطائیاں، ہواروٹیاں، پراٹھے آسانی سے پک سکیں، اور
اوپر کے سرپوش بھی ضرور ہوں کہ وقت پر دقت نہ ہو، یہ سامان
مع دست پناہ اور کلچھے کے الگ رکھو، ہر وقت ان کو کام میں
نہ لاؤ کہ وقت پر جستجو کی ضرورت نہ پڑے، جو چیز ہر وقت کام
میں رہتی ہے ضائع ہو جاتی ہے، ضرورت پر تلاش ہوتی ہے،
اگر کام کے لئے نکالو تو فوراً صاف کر کے رکھ دو، آج کل پر نہ چھوڑو
ہر چیز کے لئے احتیاط شرط ہے، برتن چھوٹے بڑے، پیالے،
رکابیاں عدد میں اتنی ہوں کہ بیس پچیس آدمی ایک وقت میں
کھا سکیں، مانگنے کی ضرورت نہ پڑے، چلمچی اور تمام چینی کے

علاوہ روزانہ برتنے کے لیے تانبہ کے برتن میں قلعی بہت ضروری ہے، ہفتہ کے بعد شائد اس قابل نہ ہو سکیں کہ ان میں پکا کر رکھا جائے، ذرا بھی قلعی کم ہو جاتی ہے تو کھانا رکھنے سے بدمزہ ہو جاتا ہے، مگر تانبے کے برتن پائدار ہوتے ہیں، اور نقصان ان کو نہیں پہونچتا، جب چاہو بدلوالو، برتن بغیر نام کے نہ رکھو بہت جلد ضائع ہو جاتے ہیں، بغیر نشان کے تم اپنا نہیں بنا سکتیں، جب برتن منگاؤ نشان بنا لو، چینی وغیرہ کے برتنوں کے ساتھ چمچے متفرق قسم کے کئی درجن موجود رکھو، چار کے سٹ کے ساتھ بھی چمچے حسب ضرورت رکھو، سماور، کیتلی وغیرہ سب ایک جا رکھو، کوئلوں کا بھی انتظام رہے، کوٹھری کی بھی دیکھ بھال رہے کہ اگر سال کی جنس رکھنا ہو تو بھاری یا کوٹھیاں جو دیہاتوں میں بنتی ہیں وہ بنوا رکھو، ان میں وقت پر بھر دیا جائے اور ماہ بماہ نکال کر پیپوں یا مٹھوروں اور مٹکوں میں بھر رکھو، کل ضروری چیزیں روز کے خرچ کی ان میں بھری رہیں، اور جو چیز جہاں بھر دو، وہاں اُس کا نام لکھ دو، مثلاً دال، چاول، آٹا، مسالہ وغیرہ، اور ہر چیز پر چٹکی لگا دو کہ وقت پر بلا تکلف نکال لو، ان چیزوں کے لوازمات بھی تیار رہیں جیسے باٹ پنسیری سے لے کر چھٹانک اور دو بھری تک، یہ سب بٹے بھی اور ریکچے بھی گھر میں موجود رہیں، جو چیز لو یا اور کسی کو قرض دو وہ تول کر دو، ترازو بھی چھوٹی،

اور بڑی دونوں رکھو، لین دین میں بڑی احتیاط رکھو کہ خدا کے یہاں پکڑی نہ جاؤ، اس کی بڑی تاکید ہے، ڈلی تمباکو بھی تول کر دو۔ بیضۂ مُرغ لو تو ہموزن دو، ایمان بڑی چیز ہے، تمام چیزیں ضروری ایک ہی مرتبہ مہینہ یا ہفتہ میں منگا لو، تھوڑی تھوڑی منگانے میں برکت نہیں ہوتی۔ لکڑی، گھی، تیل، مسالہ، کتھ، چونا، ڈلی، تمباکو یہ بہت ضروری ہیں، ان کے نہ ہونے سے تکلیف بھی ہوتی ہے، اور بدنامی بھی، گھر میں چراغ کی بہت ضرورت ہے، لالٹین یا ڈبیاں اتنی رکھو کہ ہر موقع پر کام دے سکیں، ڈیوڑھی پر بھی ایک ڈبیا روشن رکھو کہ اندھیرے میں کوئی ٹھوکر کھا کر گر نہ جائے اور بدنامی تمہاری ہو، کوٹھری کا انتظام اپنے ہاتھ میں رکھو، خود بیٹھ کر نکلواؤ، جو چیز دو اپنے ہاتھ سے دو، ہر چیز کی دیکھ بھال کرتی رہو، کسی پر نہ چھوڑ دو، بے فکر ہو کر نہ بیٹھو، جو چیز منگاؤ اُس کا نرخ دوسروں سے دریافت کر لو، اگرچہ پیسوں ہی کی کیوں نہ ہو اگر تم جانچ نہ کرو گی تو تمھیں بے وقوف سمجھ کر لوگ خوب لوٹیں گے۔

انتظام خانہ داری

انتظام کا طریقہ میں تمھیں بتاتی ہوں، غور سے دیکھو پہلے تم اپنے گھر کے آدمیوں کو دیکھ لو، اگر گھر میں چار کھانے والے

ہیں اور ایک ماما، تو جنس کی تعداد یہ رکھو:-

گیہوں	چاول	دال	مسالہ متفرق:-	دھنیا	مرچ سرخ
۲ من	ایک من	۱۵ سیر		۲ سیر	آدھ سیر

نمک	ہلدی	پیاز	لہسن	ادرک	کھٹائی	زیرہ سفید
۳ سیر	پاؤ بھر	۵ سیر	۲ سیر	پاؤ بھر	آدھ سیر	چھٹانک

زیرہ سیاہ	الائچی سیاہ	لونگ	ہینگ	میتھی	کلونجی
چھٹانک	چھٹانک	چھٹانک	۲ ماشہ	چھٹانک	پاؤ بھر

رائی	گھی	تیل سرسوں کا	ڈلی	کتھہ	تمباکو
پاؤ بھر	۲ سیر	۳ سیر	۳ سیر	۳ پاؤ	حسب ضرورت

گوشت بھی اشتہا کے مطابق، یہ حساب میں نے بتا تو دیا ہے لیکن خرچ کا اندازہ کر کے جتنا منگا سکتی ہو اتنا ہی منگاؤ، نقد خریدو قرض نہ لو، اگر پاؤ بھر گوشت بکری میں پورا نہ کر سکتی ہو تو کوئی اور ترکاری وغیرہ جو تیل اور گھی میں تیار ہو سکتی ہے اور نقصان بھی کچھ نہیں، اگر بکرے کا گوشت منگانا چاہو تو ایک وقت گوشت رکھو اور دوسرے وقت ایسی چیزیں جو ذائقہ بدلنے کے لئے ہوں جیسے سنگھی، رکوچ، کڑھی، پھلکی، یہ بھی پسند کے قابل ہوتی ہیں، اگر اس طریقے سے کرو گی، تو تمھیں بھی اتنا بچ رہے گا کہ کبھی مہینہ میں کھچڑی اور پلاؤ بھی کھا سکتی ہو اور کھلا سکتی ہو، اگر تدبیر کے ساتھ نہ کرو گی تو تمھارا اور صرف ہو گا بجائے آرام کے تکلیف اٹھاؤ گی۔

گوشت میں ترکاری ضرور شامل کرو جس سے مزیدار بھی ہو اور پورا بھی پڑے، ترکاری، پان اور بالائی ضرورتیں روز کی روز پوری کرتی رہو، مگر ایک پیسہ قرض نہ کرو، اگر خرچ نہ ہو نہ منگاؤ اگر قرض ہوگا تو آئندہ مہینہ میں پھر تم ایسا نہیں کرسکتیں، خالی دال بھی تم مزیدار نہیں پکا سکتیں۔

جس جگہ جنس رکھو اُس کا فرش پختہ اور صاف ہو، اسی جگہ سوپ، چھلنی، ترازو، بانٹ سب موجود رہیں، ایک مرتبہ میں کل جنس تولا کر مقفل کر دو، اگر اتفاق سے کوئی چیز رہ گئی ہو تو تمھیں جا کر نکال لاؤ، اور جو چیز تمھاری خوش انتظامی سے بچ جائے اُسے الگ رکھو، اگر اچھا انتظام کرتی رہوگی، تو تمھیں قریب قریب پندرہ روز کی جنس فالتو بچ جائے گی، اس کا خرچ تمھیں بچ جائے گا، پھر دوسرا کام کرسکتی ہو، جو عورتیں منتظم ہوتی ہیں وہ اتنا بچا لیتی ہیں کہ اس سے اپنا زیور اور کپڑے ٹھیک کرلیتی ہیں مگر مردوں سے چھپا چھپاکے کرتی ہیں، ان سے ضرورتیں پوری کراتی رہتی ہیں، بعض ایسی ہوتی ہیں کہ پریشان کرکے فرمائشیں پوری کراتی ہیں، یہ بُرا کرتی ہیں، جب ان کو آرام دیا تو سب بیکار ہے، میرا مقصد تو یہ ہے کہ جو کچھ کرو انھیں کے آرام کے لئے کرو، جس کی وجہ سے راحت پہونچتی ہے۔ اگر وہ نہ دیتے تو تم کہاں سے کرتیں، میں تمھیں کل چیزیں یا ضرورت کی

تدبیر کے ساتھ بتا چکی، اگر اس پر بھی تم نہ کر سکو تو تمہاری نا لائقی ہے، اور تمہارے گھر والوں کی بدقسمتی ہے، تم یہ کہو کہ سب تو منگاتی ہوں مگر پورا نہیں ہوتا، یہ بالکل غلط ہے، میں یہی کہوں گی کہ تم میں انتظام کا مادہ نہیں، تم کچھ نہیں کر سکتیں۔

ماماؤں سے معقول برتاؤ

تمہیں معلوم ہے کہ مامائیں بڑی مشکل سے ملتی ہیں ابھی تو خیر آگے چل کر دس روپیہ ماہوار پر بھی راضی نہ ہوں گی، اگر ملیں بھی تو روز کے یہی جھگڑے رہیں گے، لڑ بھڑ کے چل دیں گی، اس دل کے جلانے سے ہاتھ کا جلانا بہتر ہے، تم خود ہی کرنے کی عادت ڈالو، یا مامائیں رکھو تو ان کو منھ نہ لگاؤ، ورنہ مقابلہ کرنے لگیں گی، ان کا دل ہاتھ میں لے لو اور نرمی سے کام لو، ہر قصور پر لعنت ملامت نہ کرو، کچھ کچھ تم بھی مدد دیتی رہو، ضرورت کے وقت بے کار کام نہ لو، جب وقت پر کام نہ ہو گا، تم بُرا کہو گی، تو اُلٹے تمھیں کو وہ تھپڑ لگائیں گی، پھر تمہاری کیا رہ جائے گی، ہر وقت عیب جوئی نہ کرو، اگر تمھیں منظور ہے کہ کام بھی ٹھیک وقت پر ہوتا رہے اور کوئی چیز ضائع نہ ہو تو نگرانی کے لئے موقع پر بیٹھ جاؤ، کچھ ہانڈی بھی دیکھتی رہو مگر یہ ظاہر نہ ہو کہ تم اس غرض سے بیٹھی ہو کہ یہ کھا نہ لیں، بلکہ یہ

خیال ہو کہ تم ہاتھ بٹانے کے لئے بیٹھی ہو، نمک وغیرہ تم بھی چکھتی رہو کہ شاید تمہارے مردوں کے نزدیک ٹھیک نہ ہو، اپنے مردوں کی ہانڈی تم خود پکاؤ، آگے بھی تاکید کر چکی ہوں جب تم دیکھ بھال کرتی رہو گی، تو اس کے چلے جانے پر بھی تمہیں تکلیف نہ ہو گی، تم بلا تکلف کر سکتی ہو، ماماؤں کو ماہ بماہ تنخواہ دیتی رہو، روز جنس بھی تلواتی رہو، غرض کہ ان کا بار سر پر نہ رکھو، فرض کرو کہ اگر وہ ایک دم سے کھڑی ہو گئیں کہ بی بی ہم نہ رہیں گے، تو اس وقت تمھیں سب یک مشت دینا پڑے گا، اگر وقت پر نہ دے سکیں تو سر نیچا ہو گا، اور یہ جگہ جگہ کہتی پھریں گی، اس وقت کی ماماؤں کا عام قاعدہ ہے کہ یہ کہہ کر ڈراتی ہیں کہ ہمارا دے دو ہم چلے جائیں، یہ سمجھ کر کہ اس وقت یہ دے سکتی نہیں، اگر دے دو تو فوراً ٹھہر جائیں گی اس کا تجربہ میں کر چکی ہوں، معاملہ صاف رکھو کہ وقت پر تمھیں تکلیف نہ ہو، ہر چیز پکاتی رہو، بعض بیبیاں کہتی ہیں کہ جب خدا دے تو زحمت کیوں اٹھائے، میں پوچھتی ہوں کہ اگر ماما نہ ملے اور تمھیں بھی پکانا نہ آئے تو کیا کرو گی، ناچار کرنا پڑے گا، اگر پکایا بھی اور خواہش کے موافق نہ ہوا تو اس وقت ذلیل ہو گی، تم تو کھا سکتی ہو، مگر مرد کیونکر برداشت کر سکیں گے پھر سوائے ندامت کے اور کیا ہو گا، ہر کام کی عادت ڈالنا چاہیئے۔

کسی وقت بیکار نہ رہو۔ ہر طرح سے مردوں کو آرام پہونچاتی رہو، اکثر بےکار رہنے والوں کو دیکھا ہے، سات آٹھ بجے تک سوتے رہتے ہیں، اگر کوئی کرنے والا ہوا تو خیر، ورنہ اکثر مرد خود کر لیتے ہیں، کس قدر شرم کی بات ہے کہ بی صاحبہ لیٹی یا بیٹھی ہیں، اور مرد پریشان پھرتے ہیں، اے بچیو! ایسی نالائق طبیعت نہ رکھو، اپنا گھر سمجھو، تمھارے بڑے تمھارا ہاتھ بٹانے والے کب تک تمھارا ساتھ دیں گے، وہ تمھیں آرام پہونچا چکے اب تم انھیں پہونچاؤ، بہو بیٹیاں اسی دن کے لئے ہوتی ہیں، تم نہ کروگی تو کوئی دوسرا کرنے آئے گا؟ اب تم اپنا گھر دیکھو، ماماؤں کی مدد کرنے سے کچھ خادم نہ ہو جاؤ گی، تمھاری وہی عزت رہے گی، اگر تمھاری آمدنی میں اتنی گنجائش ہے کہ تم ماما رکھ سکتی ہو تو ضرور رکھو، ورنہ یہ امارت چل نہیں سکتی کہ ماما ضرور ہو، ماہ بماہ تنخواہ دے سکو یا نہ دے سکو، منتظم بیبیاں خود کرتی ہیں اور ماما رکھ کر پریشان ہونا نہیں چاہتیں، یہ یاد رہے کہ ماماؤں سے آرام بھی ہے تکلیف بھی، اسی وجہ سے وہ خود کرنا پسند کرتی ہیں، اگر تم خود کپڑے سیوگی، لڑکوں کو تم سنبھالوگی کھانا تم پکاؤگی یا دیکھتی رہوگی، تو تمھارا کس قدر روپیہ بچے گا، اور کتنے کام نکلیں گے، اور جو جو خوبیاں حاصل ہوں گی تم خود سمجھوگی، مرد تمھیں عزت کی نظر سے دیکھیں گے

تمھیں کرتے دیکھ کر پھر تمھاری اولاد بھی اور گھر کے جتنے شرکت میں ہیں وہ بھی مدد دیں گے، ہر کام آسان ہو جائے گا، وہ بھی جو ہوشیار نہ ہوں لگے ہو جائیں گے، پھر تمھیں الگ سکھلانے کی ضرورت نہ رہے گی، کھانا پکانے کی جگہ صاف رکھو، برتن ٹھیک رکھو، ماماؤں پہ نہ چھوڑو، اور نہ کسی اور پہ، کھانا مزیدار ہو، دونوں وقت ایک ہی چیز نہ پکاؤ، آب و نمک ٹھیک رہے کھانا بیٹھنے اور سونے کی جگہ نہ کھاؤ، کھانے کی جگہ الگ ہو، کھانا ایک ہی دسترخوان پر کھاؤ، اگر تنہا کھانے کی عادی ہو تو سب کو کھلا کر کھاؤ کہ شاید کوئی چیز کم نہ پڑے کہ شرمندہ ہونا پڑے، مردوں کے کھانے میں کئی قسم کی چیزیں ہوں، اچار چٹنی ضرور ہو، پان وغیرہ ٹھیک رکھو کہ وقت پر تکلیف نہ ہو، کھانا تم خود نکالو، ماماؤں سے نہ نکلواؤ، یہ بہت بدسلیقگی ہے اور نقصان بھی، کھانا دے دلا کر جو کچھ دینا ہو ماماؤں کو دے دو، باقی جو بچ جائے احتیاط سے رکھ دو، جب تک کھانا تیار نہ ہو گھر سے کہیں نہ جاؤ، نہ کسی کام میں مشغول ہو کہ بے فکر ہو جاؤ کہ کچی پکی ہانڈی جل جلا جائے، یا شوربا زیادہ ہو جائے کہ مردوں کے کھانے کے وقت پھر کچھ نہ ہو سکے، بدمزگی سے کھانا پڑے، گھر میں زیادہ رہو بے موقع ادھر اُدھر نہ پھرو، جب بالکل اطمینان ہو تو کچھ مضائقہ نہیں، جب جنس منگاؤ تو دو مردوں سے نرخ

دریافت کرلو، اسی حساب سے تلوا کر رکھو، گھی بغیر صاف کئے خرچ میں نہ لاؤ، شاید کوئی چیز ہو تو کی کرائی محنت اکارت ہو اور یوں برکت بھی نہیں ہوتی، کھانا اور گھی بغیر صاف کئے کام میں لانے سے برکت اٹھ جاتی ہے، اور بدسلیقگی بھی ہے۔ جہاں تک ممکن ہو کام ماماؤں پر نہ چھوڑو خود کرو، اگر نقصان ہوگا تو تمھارا ہوگا، تمھارا دل دکھے گا دوسرے کا نہیں، اکثر بیبیاں چارپائی پر بیٹھے بیٹھے باتیں بناتی ہیں، گھر سے خبر نہیں کہ کیا پکتا ہے اور کیا نہیں اُلٹے سیدھے جو مل گیا کھا لیا، نہ ان کو مردوں کی پرواہ نہ اپنی، خیر اپنی نہ ہو نہ ہو، مگر یہ تو سمجھو کہ مرد شادی کرتے ہیں آرام کے لئے یا تکلیف اٹھانے کے لئے، جب انھیں اتنا بھی آرام نہ پہونچا تو کیا فائدہ، اگر تم میری ان نصیحتوں پر عمل کروگی، تو یہ دیکھ دیکھ کے تمھاری مامائیں چوری سینہ زوری سے بچیں گی، تمھارا دل میں خوف رہے گا، تمھاری حکم عدولی نہ کرسکیں گی؛ اب میں وہ نصیحتیں کرنا چاہتی ہوں جو تمھیں میکہ و سسرال اور دوسرے موقعوں پر کام دیں گی، اگر پورا عمل کروگی تو عجیب تاثیر دیکھوگی انشاءاللہ۔

چند پند

خدا کا شکر کرتی رہو، اُس کی رضامندی چاہو، اُس کے

خلاف کوئی بات نہ کہو، نہ کرو، ناراضی کی بات سے توبہ کرو،
نماز دل لگا کر وقت پر ادا کرو، کلام مجید روز پڑھتی رہو۔
غلطیاں نہ ہونے پا دیں، بھولا ہوا یاد کر لیا کرو، جھوٹ نہ بولو
جو بات کہو سچ کہو، اگر کسی بات کا خوف ہو وہ بات نہ کہو، آدمی
سے نہ ڈرو، خدا سے ڈرو، انسان سوائے اس کے کہ خاموش
ہو گا اور کیا کر سکتا ہے، خدا کی پکڑ سخت ہے مگر وہ رحیم بھی ہے
ہر ایک سے نرمی کے ساتھ پیش آؤ، کسی کی برائی نہ کرو، نہ
منھ پر نہ پیچھے، منھ پر کہنے سے رنج ہوتا ہے، پیٹھ پیچھے کہنا غیبت
ہے، اپنے عیبوں پہ نظر رکھو، قسم کھانے کی عادت نہ ڈالو، چپکے
چپکے چار کے سامنے باتیں نہ کرو، بدگمانی ہو گی، اگرچہ اچھی ہی
بات ہو، دو شخص جب برابر ہوں اور تم کچھ دینا چاہو تو برابر دو،
زیادہ کم دینے میں تم بے وقوف کہلاؤ گی، اور کم حصہ والے کی سُبکی
ہو گی، دو شخصوں کے سامنے ان میں ایک کی تعریف نہ کرو، خاطر
مدارات برابر کرو، کسی کی دل شکنی نہ کرو، غیروں سے بہت نہ ملو اور
نہ ان سے کچھ امید رکھو، اگر تمھارے خیال کے مطابق نہ ہوا تو ملال
ہو گا، ع کہاں رہتی ہے وہ قیمت جہاں چینی میں بال آیا۔ جس سے محبت
کرو خدا کی خوشی کے لئے، اپنے رشتہ داروں سے محبت پیدا کرو، اگر
دشمنی بھی کریں تو تم دوستی کرتی رہو، جو تمھارے ساتھ برائی کرے
تم اُس کے ساتھ بھلائی کرتی رہو، دوستوں سے تو سب ہی دوستی

رکھتے ہیں، دشمنوں کے ساتھ بھلائی خدا کی خوشی ہے، اپنے عزیزوں
کی مدد کرو، ان کا ہاتھ بٹاتی رہو، وقت پر قرض دو، قرض دے کر
احسان نہ رکھو، کبھی تقاضہ نہ کرو، اگر وہ کسی بات پر بگڑ جائیں تو تم
نرم ہو جاؤ، ان کے غصّہ کو دفع کرو، بُری بات کو ٹال جاؤ، بخیل
سے کبھی قرض نہ لو، بخیل کا دل چھوٹا ہوتا ہے، وقت پر تمھیں شرمندہ
ہونا پڑے گا، بلکہ وہ جو چیز مانگے دے سکتی ہو تو دے دو، وہ
تھوڑے کو بہت سمجھے گا۔

امیروں سے بہت نہ ملو، بے تکلفی میں وہ بات نہیں رہتی، بغیر
بہت خواہش کیے ہوئے نہ جایا کرو، اگر جاؤ تو کوئی ایسی بات نہ
کرو جو اُن کے خلاف ہو، اِدھر اُدھر نہ دیکھتی رہو، کسی چیز پر اظہار
تعجب نہ کرو، نہایت تمیز سے کھانا کھاؤ، جو چیز تمھارے آگے ہو
وہ کھاؤ، دوسری طرف ہاتھ نہ بڑھاؤ، کھاتے وقت بہت باتیں
نہ کرو، چھوٹے بچوں کو اپنے ساتھ نہ کھلاؤ، پان کی پیک مُنھ میں
لے کر بات نہ کرو، کہیں جاؤ تو خالی ہاتھ نہ جاؤ، ایک ہوشیار عورت
کو ضرور ساتھ لے جاؤ، تنہا کہیں نہ جاؤ، پاس ہو یا دُور کسی کے
کپڑے پہن کر نہ جاؤ، جو خدا تمھیں دے وہی بہتر ہے، مالِ مستعار
کے استعمال سے کبھی نقصان بھی ہوتا ہے اور صدمہ بھی، آمدنی سے
زیادہ خرچ نہ کرو، اگر تمھاری آمدنی پچاس روپیہ ہے اور تم ساٹھ
خرچ کرو گی تو آیندہ تمھیں تیس روپیہ میں کرنا پڑے گا، ضرورتیں

رہی رہیں گی، روپیہ کم ہو جائے گا، پھر تم اطمینان سے نہیں کھا پہن سکتیں، اور یہ بدنظمی بھی کہلاتی ہے، جو کرو اُس کا انجام سوچ لو۔ یہ حدیث یاد رکھو، نہ برباد ہوا وہ آدمی جس نے اپنی حقیقت پہچانی، جو کام کرو مشورہ سے کرو پھر الزام کا موقع نہ رہے گا، جو کرو موافق حیثیت کے کرو، کبھی پریشان نہ ہوگی، آج کل دستور اسراف کا ہے، اگر کوئی منتظم حیثیت کے موافق کرتا ہے تو وہ بخیل کہلاتا ہے، اس بے جا خرچ سے کیا حاصل کہ وقت پر دوسروں کا محتاج ہو جائے ہر وقت پریشانی میں کٹے، اگر خدا نے تمھیں خواہش سے زیادہ دیا ہے، تو تم اُس کی خوشی کے کام کرو جو تمھیں آخرت میں ملے، بے جا اُڑا دینے سے کچھ حاصل نہیں، جو تمھیں میسّر آئے وہ تم اپنے کام سے بچا کر اپنے اُن عزیزوں پر خرچ کرو جو اس کے مستحق ہیں کہ خدا بھی خوش ہو اور وہ بھی، اس ہوشیاری سے خرچ کرو کہ نہ تم قرضدار ہو نہ مردوں کو تکلیف دو، اُن سے فرمائش نہ کرتی رہو، جو کچھ تمھیں دیں غنیمت جانو، اُنھیں آرام پہونچاتی رہو، اپنے اور اپنے ماں باپ کے رشتہ داروں سے نیک برتاؤ رکھو، ان کی راحت و تکلیف میں شریک ہو، ان کی خوشی اپنی خوشی، اُن کا غم اپنا غم سمجھو، کھلے چھپے ان کی مدد کرو، ہر ایک سے نیکی کرو، خدا تمھارے ساتھ بھی کرے گا یہ غلط ہے نیکی برباد گناہ لازم، کیا تم نے کلام مجید میں نہیں دیکھا هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ، نیکی کا بدلہ نیکی ہے، مگر جب کہ ریا اس میں نہ ہو، ریا سے بچو، کسی کی کم حیثیت پر ہنسو نہیں، اُس کا دل

نہ توڑو، کسی کا دل نہ دکھاؤ، کسی کے اگر مہمان ہو تو اس کے کھانے کی بُرائی نہ کرو اگرچہ بے نمک کی دال ہی ہو، اُسے نعمت سمجھ کر کھاؤ، کھاتے وقت مُنھ نہ بناؤ، کھا کر نام رکھنا بڑا عیب ہے، نہیں معلوم کس شوق میں اس نے پکایا ہو، اس کا احسان مانو، اور شکریہ ادا کرو۔ ہارون رشید کا قصہ تم نے دیکھا ہوگا کہ ایک اعرابی پیاس کی شدت سے ایک نہر پہ پہونچا اور پانی پیا، اُسے مزیدار سمجھ کر مشک میں بھر لیا، کہ ہارون رشید کی خدمت میں پیش کروں گا، بہت سا انعام پاؤں گا، یہ سوچ کر بادشاہ کی خدمت میں لایا، وہ دربار میں تھے، کسی وزیر سے کہا کہ رکھ لو، میں پیوں گا، دوسرا نہ چکھے، بادشاہ بہت رحم دل تھے، یہ سمجھے کہ دوسرا آدمی مزا چکھ کر کچھ اُسے کہہ دے گا تو اُسے ملال ہوگا، اسے بہت سا انعام دے کر رخصت کیا، کسی کی چیز کو بُرا کہنے سے دل ٹوٹ جاتا ہے، کسی دوسرے کے گھر میں اپنی حکومت نہ جتاؤ، بے جا گلہ شکایت نہ کرو کہ دل رنک جائے، لڑکوں کی لڑائی جھگڑے میں نہ بولو، نوکروں کے کہنے سُننے میں نہ آؤ، اس سے نا اتفاقی پیدا ہو جاتی ہے، پھر لڑائی کا سامان ہو جاتا ہے، ایسا روک دو کہ پھر کہنے کا موقع نہ پائیں، خود سُن کر ٹال دو، زیادہ جھگڑے سے بھی نقصان ہے، کسی چیز پر نہ اڑ جاؤ کہ ہماری ہے، جو اپنی کہے دے دو، خدا تمھیں اس سے بہتر دے گا جو چیز تمھیں مل جائے وہ ہزار میں اچھی سمجھو، شاید تمھارے حق میں یہی بہتر ہو، کسی سے حسد نہ کرو حسد والا کبھی پھولتا پھلتا نہیں ہے، خدا

جس کو دینا چاہتا ہے دیتا ہے ضرور، تمہارے حسد سے روک نہ لے گا، حسد کرنے والا ذلیل رہتا ہے، یہ مرض لاعلاج ہے، اگر علاج ہے تو یہ ہے کہ جس کسی کے نفع سے تمہیں نقصان پہونچتا ہو اُس کو نفع پہونچانے کی کوشش کرو اور دعا کرو کہ خدایا اسے وہ چیز دے جو مجھ سے بھی بہتر ہو، اگر تم سے زیادہ کوئی خوبی اُس میں ہو تو نہایت خوشی سے اُس کی تعریف دوسروں سے کرو، چار دن میں پھر یہ مرض تم نہ پاؤگی، حرص سے پرہیز کرو، زنگ جیسے برتن کو کھا لیتا ہے، اسی طرح حرص ایمان کو، اپنے سے کمتر کو دیکھو پھر تمہیں خدا سے شکایت نہ ہوگی، جو خدا نے دیا ہے اُس پر شاکر رہو، جس سے ملو سچے دل سے ملو، ہر موقع پر دوست رکھو، بُرائی نہ پہونچاؤ، منافق نہ بنو، دینے لینے میں کسی عزیز کو شرمندہ نہ کرو، دکھلانے کے لیے اس سے زیادہ نہ دو کہ وہ بیچارہ شرما جاوے، خدا سے ڈرو، سب اُسی کے بندے ہیں، جسے چاہے عزت دے جسے چاہے ذلت، بلکہ اگر تم مقدور رکھتی ہو تو اُس وقت دوسروں کی مدد کرو، خدا تمہاری بھی مدد کرے گا، دکھانے کے لیے نہ کرو، جیسے کہ ہم لوگوں میں یہ عیب پیدا ہو گیا ہے کہ لڑکی کے جہیز میں اگر ہوا تو خیر ورنہ قرض لے کر تکلیف اُٹھا کر جو امیر دیتے ہیں وہی غربا و مساکین دیتے ہیں، آخر زمانہ کے دست برد سے وہ چیزیں برباد ہو جاتی ہیں، اگر ہمارے عقل ہو، اور لڑکی کے آرام کا خیال ہو تو بجائے اس سامان کے وہ انتظام کریں کہ جس سے اس کو اور اس کی

اولاد کو فائدہ پہونچے، جلتے ہی وہ محتاج اور بے دست و پا ہو کر نہ بیٹھ جائے، کسی کا منہ نہ تکے، اگر یا ئیں کرنا چاہیں تو ہمیشہ کر سکتی ہیں ہزار طریقہ سے دے سکتی ہیں، مگر یہ دنیاداری رسموں کی پابندی ہم کیوں کریں، اسی نے تو ہمیں اس حالت کو پہونچایا، ہر طرح کی مصیبتوں میں مبتلا ہیں، فکروں نے ہمیں چور کر دیا، افلاس چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہے، مگر جب بھی ہم اپنی حالت کو بدلنا نہیں چاہتے، وہ طریقہ اگرچہ ہمیں معلوم ہے کہ یہ مصیبتیں جس کے باعث ہم سے دور ہو جائیں لیکن ہم مجبور ہیں دنیا کی شرم غالب ہے، اگر یہ نہ ہو تو پھر کچھ نہیں، جو دل چاہے، جس سے ہمیں آرام پہونچے، ہمارا مالک جس کے سبب ہم سے خوش ہو، وہ ہم کریں، کسی کے برا بھلا کہنے کی پروا نہ ہو، اگلے بزرگوں میں یہ باتیں نہ تھیں، جتنی حیثیت ہوتی تھی اسی کے موافق کرتے تھے، کیا انھیں اپنی اولاد کی محبت نہ تھی، ہم تکلیف اٹھا کر کرتے ہیں وہ آرام سے کر سکتے تھے، اگر یہ کہیں کہ انھیں ایسی عقل نہ تھی، تو کیا ہم جو کرتے ہیں یہ عقل ہے، ہرگز نہیں، یہ سراسر بے وقوفی بلکہ شامت ہے، ہم اتنا بھی نہ سمجھیں کہ آج تو ہم کرتے ہیں کل جو کچھ نہ کر سکیں تو پھر کیا ہوگا، خیر قصہ مختصر، جہاں تک ممکن ہو یہ خیالات دل سے نکالو، اور اپنے بزرگوں کے قدم پر قدم رکھو، ان سے بڑھ کر نہ چلو کہ گر پڑو، ان کی باتیں تسلیم کرو وہ زیادہ تجربہ کار ہیں، اپنے بڑوں سے اونچی جگہ نہ بیٹھو، یہ تہذیب کے خلاف ہے، بھول کر کوئی بڑی

بات نہ کہو، بڑا بول خدا کو پسند نہیں ہے

مت ہنسو دیکھ کے تقدیر کو پلٹے کھاتے — دیر لگتی نہیں تقدیر کو پلٹے کھاتے

دنیا کی دو روزہ رونق پہ نہ اتراؤ، مال، اولاد، جگہ، زمین، گھر سب خدا
کا ہے تمہارا کچھ نہیں، وہ جسے چاہے دے جسے چاہے لے تمہارا کچھ زور نہیں،
کسی حاجتمند کا دل نہ توڑو، جو تم سے اپنا حال کہے دل لگا کر سنو اور اپنے
دل پر ہاتھ رکھو، اپنے پاس سے کسی کو محروم نہ پھیرو، بے کسوں پہ رحم کرو ہے

کرو مہربانی تم اہل زمیں پر — خدا مہرباں ہوگا عرش بریں پر
خدا رحم کرتا نہیں اُس بشر پر — نہ ہو درد کی چوٹ جس کے جگر پر

کسی سے سخت کلامی نہ کرو، چھوٹا ہو یا بڑا، یہ بے دردی، اور بد
تہذیبی ہے، بدگمانی نہ کرو، چیز احتیاط سے رکھو، اگر کسی کے پاس
رکھو تو سمجھ بوجھ کے، خوب اس کا اندازہ کرلو، اور اس سے کہہ دو
کہ یہ اتنی ہے، اگر زیور، برتن، روپیہ پیسہ، کپڑے لتے ہوں اُن کی
فہرست بنالو، اگر مناسب سمجھو تو اُسے بھی فہرست بنا کر دے دو
کہ وقت پر تم بے تکلف لے سکو، اپنے ہوں یا غیر سب سے معاملہ
صاف رکھو، جو بات کہو وقت پر کہو، بے وقت کہنا لاحاصل ہے
دو میں ایک ضرور شرمندہ ہوتا ہے، کسی پر اپنا ارادہ ظاہر نہ کرو، شاید
نہ کر سکو، اپنے گھر کے نوکروں سے گھر کا حال نہ کہو، اس میں ذلت ہے
نوکروں کو منہ نہ لگاؤ، ہر وقت انھیں نہ چھیڑو کہ وہ تنگ آکر برابر
سے کہنے لگیں۔ کم ظرفوں سے بچتے رہو، جو بات کہو موقع پاکر کہو اگر

کھانے کا ذکر ہو تو تم کپڑوں کا تذکرہ نہ کرو کہ یہ مثل صادق آئے،
ماروں گھٹنا پھوٹے آنکھ، ایک کی بات ختم ہو جائے تو تم کہو، کسی
کی بات میں دخل نہ دو، ہر ایک کے ساتھ چخ چخ نہ کرو، یہ عورتوں
کا عام دستور ہے، ایک کی بات دوسرے سے نہ کہو یہ بڑا عیب ہے
بے موقع بحث نہ کرو، شاید تمھیں منہ کی کھاؤ، بہت باتیں نہ کرو،
بعض وقت کی بے جا بات دل کو صدمہ دیتی ہے، کم گفتن و کم خفتن
و کم خوردن عادت بگیر، اگر یہ عادتیں رکھو گی آرام سے رہو گی، مجلس
میں بیٹھ کر کسی کی نقل نہ کرو، ہنس ہنس کر کسی کے عیب نہ کھولو، بہت
ہنسنا دل کو مارتا ہے، گئی گزری ہوئی بات کو نہ دُہراؤ، بھولے
ہوئے قصور یاد نہ دلاؤ، اگر کسی سے کچھ قصور ہو جائے تو معاف کر دو
اس کا افسوس ظاہر نہ کرو، چاہے وہ کتنی ہی نایاب شے کیوں نہ ہو،
خدا تمھیں اس سے بہتر دے گا، گزرے ہوئے اور موجودہ غم کو
دل میں جگہ نہ دو، خدا کی رحمت کو یاد کرو، غم کرنے سے کچھ حل
نہیں جاتا، وہ مالک ہے جو چاہے کرے، صبر کرو، اِنَّ اللّٰہَ مَعَ
الصّٰبِرِیْنَ، اس سے زیادہ کیا چاہتی ہو کہ مالک اپنا اپنے ساتھ ہو
دنیا کی خوشی و غم دونوں فانی ہیں، آخرت کو یاد کرو، کوئی شخص اگر
تمھاری مروّت و محبت یا کسی اور خیال سے تمھارا کچھ کام کر دے تو
اس کام میں بُرائی نہ نکالو، اگر تمھیں عادت ہو تو خود کرو، دوسرے
کو مفت میں تکلیف نہ دو، ہر شخص کا احسان مانو، جس نے لوگوں کا

احسان نہ مانا اُس نے خدا کا نہ مانا، جس سے پردہ کرو اچھی طرح سے کرو، صورت تو چھپاؤ اور آواز سناؤ، یہ طریقہ خوب نہیں، صورت کا آواز سے اندازہ ہو جاتا ہے، اپنے رشتہ داروں سے اگر پردہ کرو تو اس خوبی سے کہ ملال کا موقع نہ آنے دے، بُری خصلتوں سے اور بُری اداؤں سے بچو، دانتوں سے ناخن کاٹنا، انگلیاں توڑنا، مجلس میں انگلیاں اُلجھانا، سر پیٹنا، سر ٹھوکنا، سب کے سامنے جوئیں نکالنا، بات کرتے وقت ہاتھ ملنا، سر پھیرنا، گردن موڑنا وغیرہ یہ سب بیہودہ عادتوں میں شمار ہیں، اپنے گھر میں کسی اجنبی کو نہ رکھو، اگر ضرورتاً رکھنا بھی جا ہو تو ہر چیز سے واقف نہ ہونے دو، اگر اس کا خیال نہ کرو گی تو نقصان اُٹھاؤ گی، خوب یاد رہے اس کا تجربہ ہو چکا ہے، سب کے ساتھ نیکی ٹھیک نہیں کہ تم بے وقوف سمجھ کر لوٹ لی جاؤ، پھر منہ دیکھتی رہ جاؤ، بے جا نیک مزاجی، بے محل سعادت مندی بیوقوفی میں شامل ہے نوکروں سے بھی ایسی مروت نہ کرو کہ وہ لوٹیں کھائیں، حساب برابر لیتی رہو۔

دُعا

دُعائیں مانگنا خاصانِ حق کی طرز عادت ہے
دعائے صبح و آہِ شب کلیدِ گنجِ راحت ہے
ہوئی ہیں کشور یں مفتوح خاصوں کی دعاؤں سے
اُلٹے تختے گئے ہیں اولیا کی بد دعاؤں سے

اگر مصیبت سے امان چاہتی ہو اور خدا کی رضا مندی کی خواہش ہے تو دعا کرو، مصیبت میں کام آنے والی، اور خدائے واحد سے ملانے والی یہی دعا ہے، اے میری بہنو! اس نعمت سے محروم نہ رہو جو تسکین دعا سے ہوتی ہے، وہ کسی دوا سے ممکن نہیں، تم دعائیں مانگ کر اس کا تجربہ کر سکتی ہو، تم مجھے بتاؤ اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ یَکْشِفُ السُّوْٓءَ (بھلا وہ جو مجبور و بے قرار کی دعا سنتا ہے اور برائی کو دور کرتا ہے) کس کے بارہ میں ہے؛ خدا کو دعا سے زیادہ کوئی چیز پسند نہیں، کیونکہ اس میں خدا کی حمد اور بندہ کی عاجزی کا پورا پورا نقشہ ہوتا ہے؛ کمزور دل سے نکلتی ہے مگر آسمان و زمین، عرش و ملک اس سے ہل جاتے ہیں، در اجابت تک سیدھی جاتی ہے، اس کی تائید میں کلام الٰہی دیکھو، ارشاد ہے وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ (تمہارے رب نے کہا مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں) یہ دیکھ کر اس کے حکم کی تعمیل کیوں نہ کریں، اس کے آگے ہاتھ کیوں نہ پھیلائیں، ہمیں کیا حاصل ہے کہ مفت میں دنیا و آخرت کی خوبیوں سے محروم رہیں اے میری بہنو! جہاں تک ممکن ہو اپنی زندگی اس مبارک مشغلہ میں بسر کرو، تاکہ تمہیں مالک حقیقی کی خوشی و رضا مندی حاصل ہو، اس کے باعث تم دنیا میں کتنی خوش نصیب کہلاؤ گی، اور آخرت میں بھی کامیاب ہو گی؛ یاد رہے کہ دعا مثل بیج کے

مانگنے سے ہے، بھیک مانگنا سراسر ذلت ہے، یعنی تم عاجزی سے
ہاتھ پھیلاؤ، یہی خدا کو پسند ہے، دعا نہ مانگنا غرور و تکبر کی
دلیل ہے، بندوں کو چاہیئے کہ ہر وقت خدا سے دعا کرتے رہیں
اور قبولیت کی امید رکھیں، زندگی میں قبول ہوئی تو خیر ورنہ
آخرت کے لیئے ذخیرۂ رحمت بنے گی؛ اور آخرت کی فکر
دنیاوی تفکرات سے بہتر ہے، اُس وقت ہر شخص یہ تمنّا کرے گا
کہ کاش کوئی دعا دنیا میں نہ قبول ہوتی تو اچھا ہوتا، اللہ تعالیٰ
قادر ہے جو چاہے تمھیں دے سکتا ہے، مگر جو یہاں تمھارے
حق میں بہتر نہیں ہے وہ روک رکھتا ہے، اور تم بے جانے بُوجھے
مایوس ہو جاتی ہو، ایسا نہ چاہیئے، یہ حقیقت ہے کہ خدا تم سے
زیادہ تمھیں چاہتا ہے، اسی لیے وہ خلاف مصلحت کوئی کام نہیں
کرتا، اُسے اپنے بندہ کی فلاح و بہبود کا خیال ہے، وہ اپنے
بندوں کو جو مناسب سمجھتا ہے دیتا ہے اور جو مناسب نہیں
سمجھتا نہیں دیتا، تو اس صورت میں رضا و تسلیم فرض ہے، غرض
یہ کہ وہ وعدہ فرما چکا ہے، ہر ادنیٰ و اعلیٰ کو چاہیئے کہ اسی کو
پکاریں، تاکہ وہ فرماں بردار بن کر خوش ہو، اے میری اُمیدوار
بہنو! جب تم اُسے پکارو تو اُس سے اُمید بھی رکھو وہ ضرور
تمھاری خواہشیں پوری کرے گا، کیونکہ وہ بڑی غیرت والا اور
کریم ہے، اپنے سائل کو خالی ہاتھ پھیرنے سے شرم آتی ہے

وہ رحمٰن و رحیم ہے، اپنے بندوں کو مایوس نہیں کرتا، جو کچھ تم طلب کرو گی ضرور دے گا، مگر چونکہ وہ حکیم و علیم اور با اختیار حاکم ہے، اس لئے اگر درخواست نامناسب ہو گی تو پوری نہ کی جائے گی، یہ بھی اس کی مہربانی ہے، کسی آنے والی بلا کو ٹال دینا بھی ایک انعام ہے، وہ جانتا ہے اور تمھیں خبر نہیں، دعا کر کے ناامید ہو جانا کفران نعمت ہے، تمھیں کیا خبر کہ کیا آفت آنے والی تھی، جو دعا سے ٹل گئی، خدا کی رضا پر راضی رہو۔ یاد رہے، اگر تمھیں اس نے دعا کی توفیق دی ہے تو بس وہ قبول ہو کے رہے گی۔

یہ وقت بہت ہی خطرناک ہے جو دن چین اور امن سے گزر جائیں اس کو غنیمت سمجھو، قرب قیامت ہے، امن و امان کے دن رخصت ہو چکے ہیں، اب یکے بعد دیگرے مصیبتوں کا مقابلہ کرنا ہے اور جو مصیبتیں تم اٹھا چکی ہو یہ آنے والی مصیبتوں کے آگے پیچھے ہوں گی، اللہ تعالےٰ سب پر رحم فرمائے

اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ ۔

ان مصیبتوں کے دفعیہ کی کوئی صورت نہیں سوا دعا کے، اب میں تمھیں ایسی صورت بتاتی ہوں کہ اگر تم اس پر عمل کرو گی، تو انشاء اللہ ہر خطرہ سے محفوظ رہو گی، ہر بلا سے تم دور رہو گی

اللہ تمھاری حفاظت فرمائے گا وہ صورت یہ ہے کہ تم اس کا التزام کرلو کہ پانچوں وقت کی نماز کے بعد اور خاص کر فرض کے بعد خدا کے حضور میں ہاتھ پھیلا کے ہر برائی سے پناہ مانگو، اور ہر بھلائی کی التجا کرو، دعا سے بہتر کوئی چیز نہیں، حدیث شریف میں ہے کہ دعا کرنے والا ہلاک برباد نہیں ہوتا، پھر اللہ تعالے کا فرمان ہے کہ مجھ سے مانگو تم کو دوں گا، تو بتلاؤ کہ جب وہ وعدہ فرمارہا ہے کہ میں دوں گا، تو کیا سائل کو خالی پھیر دے گا، ہے تم کو ایسا گمان؟ پھر حدیث شریف میں ہے کہ نہیں ٹالتی قضا کو کوئی چیز مگر صدقہ، اور نہیں دور کرتی بلا کو کوئی چیز مگر دعا۔

اب میں تم سے کہتی ہوں کہ تم دنیا کے سارے کام کرتی اور دن بھر دنیا کے دھندے میں لگی رہتی ہو، محنت کرتی ہو، تھکتی ہو، اگر تھوڑا وقت اس کے لئے نکال لو تو تمھیں دنیا و آخرت کا فائدہ حاصل ہو جائے گا، اور تم اللہ کے ذمہ ہو جاؤ گی، وہ تمھارے تمام کاموں کا کفیل ہو جائے گا، انھیں دعاؤں کی برکت سے مجھے وہ وہ حاصل ہوا ہے کہ میرا دل جانتا ہے، میں اس منعم حقیقی کا شکر یہ کس زبان سے ادا کروں سے

میں کہیں قابل تھی اے لوگو جہاں میں
مگر سب کچھ دیا اس نے بلا کے

دعا وہ کھیتی ہے کہ جس پر مخالف ہوا کا گزر نہیں، دعا وہ باغ ہے جس کا ہر پھل شیریں اور لذیذ ہے اور ہر مرض کے لئے شفا بخش مگر دعا کے لئے یہ شرط ضروری ہے کہ حق تعالیٰ سے مانگ کر حسنِ ظن رکھے، یہ سمجھ لے کہ ملے گا ضرور، اتنے بڑے دربار سے ایسے کریم کے در سے خالی نہیں پھر سکتی، اور دیر ہونے پر گھبرا کے دعا کرنا نہ چھوڑے، جب ایسا حسنِ ظن رکھو گی تو ضرور پاؤ گی۔

اب میں تم کو کچھ روزمرہ کے وظائف بتاتی ہوں جن کو تم عقیدے کے ساتھ کرو گی تو انشاء اللہ دنیا و آخرت کا فائدہ اٹھاؤ گی اور تمھاری ہر مشکل آسان ہو گی۔

معمولات

صبح و شام ایک ایک تسبیح سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ پڑھ لیا کرو، یہ مبارک وظیفہ ہے، اگر تم دونوں وقت اس کا التزام کر لو گی تو بڑے درجے تم کو ملیں گے، حدیث شریف میں ہے کہ یہ دو کلمے اللہ کو بہت محبوب ہیں، زبان پر بہت ہلکے مگر ترازو پر بہت بھاری ہیں، اور ایک ایک تسبیح استغفار اور درود شریف کی بھی پڑھ لیا کرو تاکہ دن میں تم سے کوئی بھی خطا ہو جائے تو وہ استغفار کی وجہ سے معاف ہو جائے

اور کلام پاک کی کچھ سورتیں بھی یاد کرلو، اگر تم میں ہمت ہو تو پانچ سورتیں یاد کرلو کہ صبح، ظہر، عصر، مغرب، عشا کو پڑھ لیا کرو، وہ پانچ سورتیں یہ ہیں، سورۂ یٰسین، سورۂ فتح، سورۂ نبا، سورۂ واقعہ، سورۂ ملک، اگر تم پانچ نہ یاد کر سکو، یا یاد تو کرلو لیکن پڑھنے کے مواقع نہ ملیں تو سورۂ یٰسین، سورۂ واقعہ، سورۂ ملک تو ضرور یاد کر لو، سورۂ یٰسین کی برکت سے اللہ تعالےٰ دنیا وآخرت کی مشکل آسان کرے گا، سورۂ واقعہ سے آخرت کا بھی فائدہ اور دنیا کا یہ فائدہ ہے کہ اس کی برکت سے کبھی فاقہ نہ ہوگا، اور سورۂ ملک قبر میں مونس ہوگی عذاب قبر نہ ہوگا ——— مجھے اُمید ہے کہ میرے لکھے پہ توجہ کروگی، کیونکہ میں تمھارے ہی فائدہ کے لئے لکھ رہی ہوں اگر توجہ کروگی تو دنیا وآخرت کی دولت سمیٹ لوگی۔

بہتر یہ ہے کہ حزب الاعظم روز پڑھ لیا کرو، سات منزل ہے سنیچر سے شروع کرو جمعہ کو ختم کرو یوں برابر پڑھتی رہو، یہ وہ نعمت ہے کہ سال میں ایک مرتبہ بلکہ زندگی میں بھی پڑھ لے گا تو بھی فائدہ سے محروم نہ رہے گا، اگر باسند پڑھو تو بہتر ہے ورنہ مجبوری ہے، پڑھو ضرور، حاشیہ پر نظر کر لیا کرو، اس کی ترکیب ضرور ہوگی، مترجم ہو تو بہتر ہے۔

——— اگر تم کہتی ہو کہ ہمیں دعا کرنا نہیں

آتا تو اس سے بہتر کیا دعا ہو سکتی ہے، یہ بات ضرور کہوں گی اگرچہ تمھیں کڑوی لگے، اگر اسکول کی تعلیم یافتہ کو دیکھو گی تو اُس کی ہر ادا پر رشک کروگی، اور اُس سے بڑھنے کی کوشش کروگی، چاہے تمھارے امکان میں ہو یا نہ ہو، محنت کرکے وہ خوبیاں حاصل کرلوگی، اور اگر رابعہ بصری کو دیکھو گی تو تعریف کروگی مگر نہ تمھیں رشک آئے گا نہ اس کی تقلید کروگی، محنت اور کوشش کا کیا ذکر، یہ وقت کی خوبی اور ایمان کی کمزوری ہے، اگر دعا کی عادی نہیں ہو تمھیں دشوار ہے، نماز تو وقت پر پڑھو اور رکوع و سجود میں غلطی نہ کرو، اور نماز کے بعد کچھ وظیفہ بھی پڑھا کرو، درود شریف اور تسبیح وغیرہ اور استغفار اور کلمہ طیب، کلمہ توحید کم از کم تسبیح وغیرہ پڑھ لیا کرو، رات کو بستر پر لیٹ کر سبحان اللہ ۳۳ بار، الحمد للہ ۳۳ بار، اللہ اکبر ۳۴ بار، یہ حضرت فاطمہؓ کی تسبیح ہے، جب آپ نے اپنے باپ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جاکر عرض کی کہ چکی پیستے پیستے میرے ہاتھ گھس گئے ایک لونڈی مل جائے تو بہتر ہے، آپ نے اپنی لخت جگر سے فرمایا اے فاطمہؓ میں تمھیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو لونڈی سے بدرجہا بہتر ہو، اسوقت یہ تسبیح ارشاد فرمائی اسوقت یہ تسبیح بہت مفید ہے، یہ وقت ہر مسلمان کے لئے بہت سخت ہے نہ نوکر ملتا ہے، نہ تم رکھ سکتی ہو۔

اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ -

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ، اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ -

اور صبح و شام یہ سات آیات کریمہ پڑھنے سے کوئی مصیبت نہیں پہونچتی، تمھیں اس کا علم نہیں ہوتا کہ کیا مصیبت آنے والی تھی جو ٹل گئی۔

(۱) قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَا اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا هُوَ مَوْلٰنَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝

(۲) وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝

(۳) وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا اِلَّا فِيْ كِتَابٍ مُّبِيْنٍ ۝

(۴) اِنِّيْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكُمْ مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

(۵) وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

(٦) مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا
وَمَا يُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهَا مِنْ بَعْدِهٖ وَهُوَ الْعَزِيْزُ
الْحَكِيْمُ ۝

(٧) وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِيْ
بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ
يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝

تکیہ کلاں، رائے بریلی